

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 09, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذْ يَرْيَكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي آعِينِكُمْ قَلِيلًا وَيَقْلِلُكُمْ فِي آعِينِهِمْ
لِيَقْضَى اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۝ وَاللَّهُ تَرْجِعُ الْأُمُورَ ۝ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ۝ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ
رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۝ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

سورہ الانفال

ترجمہ - اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نفروں میں
تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ اللہ کو جو کام کرنا

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 09, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty-three minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذْ يَرْيَكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي آعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي آعْيُنِهِمْ
لِيَقْضَى اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۝ وَاللَّهُ تَرْجِعُ الْأُمُورَ ۝ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ۝ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ
رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا ۝ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

سورہ الانفال

ترجمہ - اور اس وقت جب تم ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو کافروں کو تمہاری نفروں میں
تھوڑا کر کے دکھاتا تھا اور تم کو ان کی نگاہوں میں تھوڑا کر کے دکھاتا تھا تاکہ اللہ کو جو کام کرنا

منظور تھا اسے کر ڈالے اور سب کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے۔ مومنو (جب) کھار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تا کہ مراد حاصل کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑانا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔

جناب چیئرمین۔ مولانا عبدالستار خان نیازی۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ جناب چیئرمین جب سیکرٹری تعریف لائیں یا آپ تعریف لاؤ۔ تو کھڑے ہو کر تعظیم دینا، احترام کرنا ہمارے معاشرے میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ آکر "السلام علیکم" کہیں اور ہم "وعلیکم السلام" کہیں گے۔

جناب چیئرمین۔ دیکھ لیں گے، جی جناب

ایک معزز رکن۔ میں نے کل ایک کل انٹرن نوٹس پیش کیا تھا وہ آج آرڈر آف دی ڈے میں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ سیکرٹریٹ کے متعلق ہے آپ جمیئر میں مجھ سے بات کر لیں وہ ہاؤس میں نہیں لیا جاسکتا۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: I wish to move a motion that today was not the tentative rota day, so the question 2 could not be possibly brought up. So, I wish to move because that is a technical difficulty I will be facing on having Session on Monday and Wednesday.

MOTION UNDER RULE 236 FOR SUSPENSION OF QUESTION HOUR

Mr. Chairman: Originally, it was not fixed as a working day today, therefore, there was no preparation for questions to be placed in the House today. So, the Question Hours would necessarily have to be suspended

لامنٹر صاحب اس پر motion move کرنا چاہتے ہیں؟ جی جناب کر دیجیئے۔

جناب چیئرمین - ایک منٹ جی میں motion move کر لوں

It has been moved by Mr. Iqbal Haider under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 that the requirement of Rule 38 of the said Rule regarding Question Hour be dispensed with.

(The motion was carried)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - وہ بات یہ ہے جناب والا - پہلے یہ شیڈول میں کیوں ایسا رکھا جاتا ہے؟ یعنی جناب والا ۲ تاریخ سے ۱۹ تاریخ تک ہم کل ۶ یا ۷ دن کام کریں۔ درمیان میں ۳۰۲ دن ایسے رکھیں۔ اور پھر ہمیں ضرورت پڑے یعنی یہ تمام سال کے شیڈول کا۔۔۔۔۔ جناب چیئرمین - نہیں سال کا شیڈول تو آ گیا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - نہیں، نہیں میں عرض کر رہا ہوں کہ اس میں جو ایک سیشن ہو اس سیشن میں working days ہمارے کم ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کم از کم اب we can now make preparation for the next Monday.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - جام یوسف صاحب ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہمیں موقع دے دو کہ legislation ہو۔ تو پھر اگر وہ working days رکھے جائیں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے جی۔ سرتاج عزیز صاحب آپ کچھ کتنا چاہ رہے ہیں۔

Question may be placed here with there answers.

NOMINATION OF LEADER OF OPPOSITION IN THE SENATE

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, I wish to inform you that the combined Opposition group in the Senate has decided to nominate Raja Zafar-ul-Haq as the Leader of the Opposition in the Senate. I would also like to mention at this point that initially we decided to offer this to Mr. Ajmal Khatak, the Head of ANP, but he very graciously said the largest party should

decide and that is all.

Mr. Chairman: I would like to invite Raja Zafar-ul-Haq to take his chair as the Leader of the Opposition and congratulate him on the selection for this very important assignment and as Chairman it would be my wish to conduct the proceeding of the House with dignity and, of course, in a constructive manner and I do hope that the Leader of the Opposition and the Government will work together so that we can carry forward the proceedings of this House in an organised and efficient manner.

جناب اہل خٹک صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب محمد اہل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب، اس سے پہلے کہ میں اپنے ساتھی کو اس انتخاب پر مبارک باد پیش کروں۔ ایک نکتہ پر کچھ کہنا چاہتا ہوں اسلئے کہ اخبارات میں غلط قسم کی چیزیں آرہی ہیں۔ جب سینٹ کے انتخابات مکمل ہونے تو مجھے میاں صاحب نے کہا کہ آپ اس کے چیئرمین رہیں گے۔ میں نے تین بار انکار کیا، اس کے بعد سربراہ عزیز صاحب نے کہا۔ اس کے بعد حلیف جماعتوں میں سے کچھ نے کہا لیکن میں نے میاں صاحب سے کہہ دیا کہ ہماری پارٹی کا فیصلہ ہے اور وہ اصولی فیصلہ ہے، وہ یہ ہے کہ ہم میاں نواز شریف کی مسلم لیگ کے ساتھ اور حلیف جماعتوں کے ساتھ مل کر ملک کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں حکومتی سطح پر یا پارلیمانی سطح پر کوئی ایسی ذمہ داری قبول نہیں کریں گے۔ جسے آپ عہدہ کہیں یا مقام کہیں یا کرسی کہیں۔ اس اصولی موقف کے پیش نظر ہم خدمت کے لئے اور قربانی کے لئے انشاء اللہ کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ لیکن یہ جو آپ آفر کر رہے ہیں اگر آپ برا نہ مانیں تو ہمیں ان چیزوں سے معاف کریں اس فیصلے کے تحت آج بھی جب ہمیں موقع ملا اور میٹنگ میں بیٹھ گئے تو سب نے مجھے پھر کہا کہ آپ ہمارے ایوزیشن لیڈر بنیں۔ میں نے سب سے کہا کہ ہمارا یہ اصولی فیصلہ ہے، اس سے ہم ادھر ادھر نہیں ہو سکتے ہیں۔ مجھے اپنے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے میری گزارش منظور کی اور پھر متفقہ طور پر راجہ صاحب کو ایوزیشن لیڈر منتخب کیا گیا۔ اس سلسلے میں، راجہ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں

کہ ہماری طرف سے جیسے ہم نے اس وقت کہا جو بھی خدمت کا موقع ہو، قربانی کا موقع ہو اور اس کے ساتھ لازمی discipline ہو تو انشاء اللہ آپ ہمیں سب سے پیچھے نہیں پائیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جناب Law Minister صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, I take this opportunity just to briefly express on behalf of the Government and all my colleagues that we really welcome the appointment of Raja Sahib as the Leader of Opposition and I am confident that we will be able to work in this House in a more fruitful and meaningful manner and I assure him that each all and every proposal and suggestion that the Opposition would like to make we would listen to them with open mind and we can start meeting regularly before the commencement of the House or after today's proceedings, so that we may streamline and specify what is to be done on the next day and with consensus we would like to run this House. Thank you.

اور بہت بہت مبارک ہو۔

Mr. Chairman: Good, I think it is a good spirit.

جی جناب شہزاد گل صاحب، آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا میں بھی راجہ صاحب کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی، آپ کی جانب سے سب کی جانب سے اہل شک صاحب نے مبارکباد پیش کر دی ہے۔

جناب شہزاد گل۔ میں دوسری بات کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔ ابھی Law Minister

صاحب نے اپوزیشن کو تعاون کی پیشکش کی لیکن ابھی ایک دن نہیں ہوا کہ by election کے بعد کوہاٹ کے کمر کے کمر کو کل تبدیل کر دیا گیا۔ اب انتظامی کارروائی پر عمران پارٹی اتر آئی ہے اور یہ تو آج کمر کی تبدیلی کی بات ہے پتہ نہیں کل اور کیا کچھ کریں گے میں یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ عمران پارٹی جو ہے یہ جمہوریتیں اور تعاون کی، یہ جمہوریتیں، نہ دے،

مثبت رویہ اختیار کرے اور ہمارا تعاون اگر وہ چاہتی ہے تو ہمارے ساتھ پورا تعاون کرے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ 'O.K.' 'Thank You' جی۔ اچھا جی۔ اب جناب راجہ

صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین میں اپنے معزز ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں

نے مجھے اس ذمہ داری کا اہل سمجھا۔ میں جناب وزیر قانون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تعاون کے لئے پیشکش کی ہے۔ جناب چیئرمین یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ملکی حالات ایسے ہیں کہ داخلی اور خارجی طور پر پاکستان کو بڑے سنگین challenges کا سامنا ہے اور خود حکومت یہ تسلیم کرے گی کہ وہ تھا ان سے بردار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسے اپوزیشن کا تعاون بھی حاصل نہ ہو۔ لیکن اس تعاون کے لئے بنیادی شرط یہی ہو سکتی ہے کہ اخلاص کے ساتھ، احترام کے ساتھ، رواداری کے ساتھ ایک ماحول پیدا کیا جائے جس کے تحت اپوزیشن سے تعاون حاصل کیا جائے۔ آپ کو علم ہے کہ گزشتہ تین دن سے کشمیر کے اندر ایک معزز خاتون کی بے حرمتی اور اس کی لاش برآمد ہونے کے بعد سے ہڑتال جاری ہے۔ ایک طویل عرصے سے وہاں قتل و غارت مسلط کی گئی ہے اور بیرون ملک وفود بھیجنے کے بعد ایسے محسوس ہوتا ہے کہ پاکستان میں اب کشمیر کے بارے میں کوئی زیادہ activity نہیں دیکھنے میں آ رہی۔ اسی طریقے سے داخلی معاملات میں کراچی اور سندھ کے معاملات ہیں جو انتہائی سنگین صورت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ جو by-election ہوا ہے اس کے رزلٹ کو محترم وزیر اعظم صاحب نے بڑے کھلے دل سے قبول کیا ہے لیکن بعض لوگوں نے مقامی سطح کے اوپر اسے اس طریقے سے قبول نہیں کیا جیسے قبول کیا جانا چاہیے۔ جو معزز سینیٹر صاحب نے ابھی بات کہی ہے وہ اخبارات آج کافی واضح الفاظ میں لکھ چکے ہیں کہ وہاں ایک عجیب سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے زبانی اعداد اس خواہش کا کہ تعاون چاہتے ہیں میرا اپنا خیال یہ ہے کہ اس سے تھوڑے، چند قدم اور آگے حکومت کو بڑھنا ہو گا۔ میں حکومت کی مشکلات سے بھی تھوڑا بہت واقف ہوں لیکن اپوزیشن کی ذمہ داریوں سے بھی واقف ہوں۔ ہمارا ہمیشہ سے موقف یہی رہے گا کہ صرف ان معاملات میں جہاں ہم دیانتداری سے یہ محسوس کریں کہ قومی مفاد اس میں ہے ہم ایک موقف مضبوطی سے اختیار کریں گے لیکن مخالفت برائے مخالفت کا طریقہ انشاء اللہ اختیار نہیں کریں گے۔ اس لئے میں اس

یقین دہانی کے ساتھ آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو آپ نے مبارکباد دی ہے اور آپ نے جو آج تک رول ادا کیا ہے جس نے اس ہاؤس کی عظمت میں اضافہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ وہی رول انشاء اللہ جاری رکھیں گے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ next we come to leave applications ڈاکٹر صدر علی عباسی صاحب ایک کانفرنس میں شرکت کی غرض سے سویٹزرلینڈ تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ ۸ تا ۱۲ مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب سید قادر صاحب مورخہ ۲ اور ۴ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب فرید اللہ خان صاحب ادائیگی ج کیلئے سعودی عرب تشریف لے جا رہے ہیں اسلئے انہوں نے مورخہ ۷ مئی تا عالیہ مکمل اجلاس کیلئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب فتح محمد خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۴ اور ۵ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اسلئے انہوں نے ان تاریخوں کیلئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

FURTHER DISCUSSION ON THE PRIVILEGE MOTION REGARDING THE
PRESIDENTIAL PROCLAMATION ISSUED UNDER ARTICLE 234.

جناب چیئرمین۔ The next privilege motion وہی جس پر پہلے ہی بحث ہو رہی ہے۔ کل کس نے کی ہے۔

Syed Iqbal Haider: Point of order. If I may request that a few non-controversial Bills are taken, it will take hardly 15-20 minutes to pass these Bills. One is of Companies Legal Advisors Appointment and the other is the Validation of the Banking Courts Order and I had requested the honourable Leader of the Opposition that if he has no objection then we can finish these, at least 2 out of 3 Bills and then start the debate on the privilege motion.

Raja Muhammad Zafarul Haq: I think, a number of members would like to express themselves on the privilege motion. We can cut down the number of speakers.

جناب چیئرمین۔ میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں شیخ رفیق صاحب جام کرار صاحب اور ڈاکٹر عبدالحی صاحب اور اس کے بعد رحیم خان مندوخیل صاحب ساجد میر صاحب سرتاج عزیز صاحب اور ظفر صاحب یہ ہیں سیکر۔ ڈاکٹر رسخان صاحب، آپ کا نام تو ہے، عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب ہیں اور ابراہیم صاحب بھی ہیں۔ یہ تو ابھی غاصی لسٹ ہے۔

سید اقبال حیدر۔ کچھ تو withdraw کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی قاسم شاہ صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے تو رحیم مندوخیل صاحب سے بھی درخواست کی تھی۔ اس دن تو شاید کچھ نیم رضامند تھے۔

جناب چیئرمین۔ ادھر قاسم شاہ بھی تیار ہو رہے ہیں نہ تول رہے ہیں وہ بھی۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل۔ ہم تیار نہیں ہیں ہم اس پر بات کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جناب سرتاج عزیز صاحب آپ کیا فرما رہے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ آپ ایک سیکر ادر سے اور ایک ادر سے اب تک لیتے رہے ہیں لیکن کل اعتراف احسن صاحب کی سوا گھنٹے کی تھی اس سے پہلے راشدی صاحب نے بھی غالباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ اس وقت جو میں نے حساب لگایا ہے تو دو تہائی وقت ادر چلا گیا ہے اور اب آپ دو سیکر ادر سے اور ایک ادر سے لیں تب باکر balance برابر ہوگا۔ صرف تعداد کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلی دفعہ ہاؤس meet کر رہا ہے۔ ہر ایک کو حقوق ہے کہ میں کچھ بات کروں۔ میرے خیال میں جو اس ساری چیز میں میرے لئے ایک مثبت پہلو یہ ہے کہ (۱) ایک important issue پر بحث ہو رہی ہے۔ اور نمبر (۲) یہ ہے کہ آپ سب لوگ initially تھوڑی بہت un-easiness کے باوجود ایک دوسرے کی بات سن رہے ہیں which for me is a very welcome development کہ چاہے ادر سے بات ہو رہی ہے یا ادر سے بات ہو رہی ہے ایک قتل کی فضا پیدا ہو رہی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے لئے ایک بہت اہم بات ہے۔

and this is what we have to cultivate. The courage to listen to others point of view and then to say whatever, you want to say.

سید اقبال حیدر۔ جناب ایٹم نمبر ۲ میں بھی first۔

جناب چیئرمین۔ یہ آپس میں طے کر لیں۔ As far as I am concerned...

سید اقبال حیدر۔ ابھی سیکر تو کافی ہیں۔ میں نے تو بات کی ہے ویسے تو میں نے جمعرات کو جناب سرتاج عزیز سے بھی درخواست کی تھی

and he was very gracious and kind enough to. (interruption)

جناب چیئرمین۔ یا اس طرح کر لیتے ہیں راجہ صاحب کہ اگر کچھ عرصہ اس پر لگا دیا جائے اس کے بعد کچھ عرصہ اس پر لگا دیا جائے لیکن آپ اس پر بحث کر لیں then you will

let me know what is your proposal.

آہل میں بات کر لیں اسی تو privilege motion ہے۔ جی جناب چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو یہ بل پاس کروانا

چاہتے ہیں اس سلسلے میں ہمارے ممبران نے اس میں amendments دی ہوئی ہے۔ کم از کم انہیں request تو کریں کہ یہ اپنی amendments واپس لیں یا ان کو press نہ کریں لیکن یہ تو نہیں کہ بغیر request کے ہی بل پاس کر دینے جائیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے تو میرے خیال میں will start with the

privilege motion which is on the agenda, in the mean time آپ آہل میں بات کر لیں اور پھر جو آپ تجویز دیں اس کے مطابق کریں گے۔ اسی تو میں وہی شروع کروں گا لیکن آپ تجویز دیں تو پھر اس کے مطابق چل پڑوں گا۔ تو کل تقریر تھی بمسٹر صاحب کی ابھا اس کے بعد ڈاکٹر شیر انگن صاحب وہ تو پہلے بول چکے ہیں اب شیخ رفیق صاحب کا نام ملے یہ وکیل آدمی ہیں یہ مختصر بولیں گے۔ جی جناب شیخ صاحب۔

Shaikh Muhammad Rafiq: Chairman Sir, as you have rightly said that initially the debate on the privilege motion appeared to be a matter of excitement and instead of discussing a privilege motion what was discussed was all that the Chief Minister and all that the Speaker of the Provincial Assembly had done, attempt was made to justify them. The mockery of law and the Constitution that they made, by their arguments, was being made a matter of Provincial autonomy. My view is that had the President not acted in time, had he not come with that Proclamation, he would have failed in his duty and made a default in the oath of his office. He has taken the oath that he would protect and preserve the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan and when a Provincial Chief Minister refuses to show that he commands the support of the majority of the Assembly, he has actually violated the Constitution and when the Speaker of the Provincial Assembly after a particular motion, a particular

resolution of vote of no-confidence, whether it fails or it is carried out, adjourned the House, instead of sine die, for a forty days. He is actually doing dis-service to the cause of democracy. He is violating the spirit of the Constitution. Therefore, what the President did, my view is, was amply justified. But the real privilege motion actually revolves on the basic point that under Article 234, clause (3), a Proclamation issued under the Article shall be laid before a joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period, it has been approved by a resolution of the Joint Sitting. Now, Mr. Chairman, the spirit of this provision is that if the Proclamation would expire within or at the end of the two months, this Proclamation need not be laid before a joint sitting. It shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by the resolution of joint sitting and may be, like a resolution be extended for a further period not exceeding two months. These are not two different provisions. The first provision is if it is approved and the second provision is that it may be extended for 10 days, 20 days, 30 days and at the best for two months. Therefore, the next two provisions, as is being said, have to be read together. It is not that, if it is approved and a resolution is passed, it will extend to two months. The resolution would contain for which period within two months it is to extend and there may be after 10 days, if the 10 days are expiring and the joint sitting feels that it is not satisfied then it may pass another resolution may be for another 20 days, 30 days and the maximum could be for six months. What the mover and the friends and honourable members supporting the move have desired, is actually where it is needed in the Constitution, the framers of the Constitution have taken that into account and if we read various

provisions of this Emergency Chapter right from Article 232.

جناب چیئرمین۔ شیخ صاحب اتنی عمر بھی نہیں ہوتی آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔
 جناب رفیق احمد شیخ۔ کچھ اسی طرح ہے جی۔۔۔۔۔۔ اب اس میں آرٹیکل ۲۳۲ (۷) پڑھتا ہوں۔

A Proclamation of Emergency shall be laid before a joint sitting which shall be summoned by the President to meet within 30 days of the Proclamation being issued. Within which time the joint sitting has to be held. It is given in this part and it shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by a resolution of the joint sitting.

جناب چیئرمین۔ تو اس میں فرق کیا ہے 232 اور 234 میں کہ اس میں time limit دیا گیا ہے اس میں نہیں دیا۔ آپ یہ کسنا چاہ رہے ہیں؟
 جناب رفیق احمد شیخ۔ میں دو باتیں کسنا چاہ رہا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ

President is required to lay it before a Joint Sitting which shall be summoned by the President whereas in 234, "who will summon the Joint Sitting is not provided in because that contemplates within two months it is not a requirement and if two months were to pass and the President would like it to continue then he will call a joint sitting of the two Houses. In 7 (b) shall subject to the provision of paragraph (a) cease to be in force upon a resolution disapproving the Proclamation being passed by the vote of the majority of the total membership of the two Houses in joint sitting", Where a vote of disapproving is required the Constitution has provided that, therefore, as my friends of the Opposition have been trying to make out that there can be a resolution disapproving a Proclamation under Article 234 (3) that is not

provided there. Then, Mr. Chairman, coming to the next Article 233, every order made under this Article shall, as soon as may be, laid before a joint sitting for approval and the provisions of clause 7 and 8 of the Article 232 shall apply to such an order as they apply to a Proclamation of Emergency. Therefore, wherever the Constitution has required, when it is to be laid, what will be the consequence of not laying and whether it needs, anybody can move a resolution for disapproving. It is provided in the relevant Articles and as these three things are not provided in Article 234, my submission is that all that we have been talking about is actually not very relevant to this clause.

Cutting short my arguments, my submission is that the President would have violated the Constitution had he not come out with this Proclamation and, what we are trying to do is, to force the President not to act in accordance with the Constitution. Actually our conduct, of some of us, appears to be, that they would desire that the President does not act in accordance with the Constitution, violates his oath. I am sorry the approach of my friends is not proper on this subject. Thank you.

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ privilege motion جو جناب سرتاج عزیز صاحب نے پیش کی ہے اور جس کے تحت ہمارے تمام ہاؤس اور پارلیمنٹ ہاؤس کے اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اس پر میں بات کروں۔ جناب والا۔ اس موشن پر گورنمنٹ پارٹی کی طرف سے آخری تقریر جناب منظور گنجی صاحب نے کی تھی اسے آج اس کی ابتدا ایوزیشن نے کرنی تھی بھروسہ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ Proclamation جو Article 234 کے تحت جاری ہوئی ہے اس میں ابتدائی الفاظ یہ ہیں کہ

If the President on receipt of a report from the Governor of a Province or

otherwise , is satisfied that a situation has arisen in which the Government of the Province can not be carried on in accordance with the provisions of the Constitution

یعنی ایسے حالات ہوں یا ایسی رپورٹ ہو کہ Constitution کے تحت صوبائی حکومت نہیں چل سکتی۔ جناب والا۔ اس حوالے سے جو حقائق سامنے آتے ہیں۔۔۔ اس وقت میں اس میں نہیں ہڑنا چاہتا کہ جو حقائق آنے ہیں اور Mr. President اس نتیجے پر پہنچے کہ Proclamation issue ہو اور پھر proclamation میں Article 234 کے (1) sub article اور اس کے (a),(b) اور (c) کلارز میں اپنے لئے یا صوبائی گورنر کے لئے صوبائی گورنٹ کے اختیار assume کرے۔ یہ جو کچھ انہوں نے کیا ان سب کے بعد جناب والا پھر آرٹیکل ۲۳۴ کا سب آرٹیکل ۲ ہے یہ وہ آرٹیکل ہے جس میں یہ دیکھا جانے گا کہ کیا وہ حقائق ایسے تھے کہ صدر وہ proclamation جاری کرے " یعنی وہ جائز ہے یا جائز نہیں اس کا جواز ہے یا نہیں۔ جناب والا یہاں صدر کو یہ اختیارات حاصل نہیں تھے وہ چند حقائق سے نتیجہ اخذ کر لے وہ نتیجہ اخذ کرنا " واقعی اس کی حد تک بھجوزا گیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ صدر صاحب نے proclamation کر دیا۔ اب ہاؤس کا breach of privilege ہوا ہے یا نہیں ۲۳۴ کے تحت جانتے سینٹ میں لانا چاہیے تھا یا نہیں لانا چاہیے تھا۔ کیونکہ وہ جو مسئلہ ہے کہ صحیح تھا یا نہیں تھا وہ تو ایک طویل بات ہے وہ تو عدالتوں میں بھی ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں جناب والا عرض کر رہا ہوں کہ اس Proclamation کے ایشو کرنے کے لیے جو جواز ہے سب آرٹیکل (۲) میں اس پر بات ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ سوال تو یہ ہے کہ breach of privilege ہوا ہے یا نہیں۔ اس پر آپ توجہ دیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ۱ privilege کا مسئلہ اس وقت اٹھے گا جب ہم یہاں یہ دیکھیں گے کہ سب آرٹیکل ۲ کے تحت Proclamation کا آخری فیصلہ کس فورم کو دینا ہے جناب والا یہ مسئلہ ہے۔ یہاں سب آرٹیکل (۲) میں واضح الفاظ ہیں۔ Proclamation

issued under this Article shall be laid before a joint sitting یعنی صدر صاحب کوئی Proclamation ایشو کریں وہ پہلے جس نتیجے پر پہنچے ہیں اور انہوں نے جو اختیارات assume کئے ہیں اس کا آخری فیصد جوائنٹ سٹنگ میں ہونا چاہیے۔ جوائنٹ سٹنگ میں یہ فیصلہ ہوگا اور اس لیے وہاں یہ کہا گیا ہے اور یہاں پر جو لوگ اس کو اور انداز میں پیش کر رہے ہیں وہ یہ ہے۔

A Proclamation issued under this Article shall be laid before a joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of the ... It has been approved by the resolution of the joint sitting

جناب والا! یہ جو unless ہے تاوقتیکہ اسے جوائنٹ سٹنگ میں منظور نہ کیا جائے۔ یہ اصل میں ایک شرط ہے اور شرط دو پہلوؤں پر ہے pre-condition ہے یعنی جوائنٹ سٹنگ میں اس کو پیش کرنا ہوگا اور آئینہ کے لئے دو پہلوؤں پر یہ pre-condition ہے نمبر ایک یہ جناب والا! یہ دو مہینے جو maximum period ہے اصل میں یہاں یہ جو دو مہینے دیئے گئے ہیں یہ at a time یعنی ایک وقت میں maximum دو مہینے اس پیریڈ کے لیے بھی approval ہو اور پھر اس کے ساتھ آئندہ کے لیے اگر اس کا extension کرنا ہے تو بھی اس کا approval ہو یعنی یہاں جناب والا! جس طرح اس کی formulation ہے وہ دراصل یہ ہے۔ جناب والا! کہ جوائنٹ سٹنگ میں ضرور پیش کیا جائے گا۔ shall کے معنی یہاں ہمارے دوستوں نے اس طرح رکھے اور آئین سے shall کو may بنانے کی کوشش کی۔ جناب والا! shall کو may بنانے کی کس طرح کوشش کی چونکہ آرٹیکل ۲۹ میں پالیسی پرنسپل کے بارے میں ایک رپورٹ پیش کی جائے گی shall be laid لیکن وہ فرماتے ہیں کہ وہ سات سال تک پیش نہیں کی گئی یا پارلیمنٹ کے کسی ہاؤس میں کوئی رپورٹ پیش کرنا ہے اور اس کا پیش کرنا ضروری ہے لیکن اگر وہ پیش نہ ہوا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ حق پارلیمنٹ کو نہیں۔ کوئی حق جناب والا! قانون میں اس سے اس کی نفی نہیں ہوتی کہ اس حق کو ہم استعمال نہ کریں۔ مطلقاً کسی شخص کے خلاف کوئی جرم ہوتا ہے۔ اگر وہ اس کے لئے کوئی remedy استعمال نہ کرے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اس کا وہ حق نہیں تھا۔ پارلیمنٹ میں مختلف مواقع پر جو کچھ پیش کرنا ہوتا ہے۔ یہ پارلیمنٹ کا حق ہوتا ہے۔ کوئی حق اگر جناب والا! پارلیمنٹ کے functions میں 'پارلیمنٹ کی اتھارٹی میں' پارلیمنٹ کی dignity کے خلاف کوئی عمل ہو 'اس سے یہ پارلیمنٹ کا حق بنتا

ہے اور اس حق کو اگر کوئی مجروح کرتا ہے تو اس کے بارے میں ہمارے یہاں محترم دوستوں نے سوال اٹھایا کہ جناب والا 'what is the consequence' کیا نتیجہ ہوگا؟ یہاں سب آرٹیکل (۲) میں کوئی consequence ان کی نظر میں نہیں۔ لیکن جناب والا کیا وہ بحال جاتے ہیں کہ آرٹیکل ۴۴ میں اگر صدر آئین کو violate کرے تو اسے impeach کیا جا سکتا ہے۔ یعنی آئین کی violation اور آئین کے violation کے یہ معنی ہیں جناب والا کہ آئین کے کسی بھی آرٹیکل کا غلط استعمال ہوا یہ بھی violation of the Constitution ہے۔ violation of the Constitution کا consequence کیا ہے؟ اگر پارلیمنٹ میں 'سینٹ یا قومی اسمبلی میں ۵۰ فیصد ممبر ایک موٹن پیش کریں تو صدر کو violation کے نتیجے میں impeach کیا جا سکتا ہے۔ یعنی جس آرٹیکل میں بھی یہ کہا گیا ہو کہ shall be laid یا اس میں کوئی اور ایسی ذمہ داری ہو۔ اس کو اس لئے may نہیں بنایا جا سکتا۔ کہ چونکہ پارلیمنٹ نے وہ اختیار یا privilege مجروح ہونے کی صورت میں کوئی remedy پیش نہیں کی۔ مطلقاً ہیریوٹج موٹن کی حقل میں یا impeachment کی موٹن کی حقل میں لیکن پارلیمنٹ نے اگر اپنے حق کو pursue کرنے کے لئے 'اپنے حق کو منوانے کے لئے کوئی remedy پیش نہیں کی تو اس کے معنی اس حق کی نفی نہیں ہے۔

جناب والا اصل مسئلہ یہ ہے کہ آرٹیکل ۲۲۳ (۲) بڑا واضح ہے کہ shall be laid before the joint sitting اور ساتھ ہی جناب والا آئندہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس دو مہینے والے کو approve کیا جائے۔ یہ جناب ۲۲۲ کے الفاظ ذرا تبدیل ہیں وہ بھی میں آپ کے سامنے عرض کروں کہ وہ الفاظ کیسے تبدیل ہوئے؟ وہ بعد میں تبدیل ہوئے اس کے یہی معنی تھے کہ آپ نے دو کام کرنے ہیں۔ دو مہینے کے اندر 'یہ maximum دو مہینے' اس میں نمبر ایک آپ نے approve کرنا ہے کہ یہ آپ کا جو Proclamation تھا یہ باق تھا۔ نمبر ۲ آپ یہ کریں گے کہ یہ جاتر ہے اس کے بعد آپ کو دوسرا resolution پیش کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کے مطابق یہ consequence ہے :-

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - بہت سخت consequence یعنی اگر جناب

صدر ایسا کرنا شروع کر دے یعنی آئین کے آرٹیکل کو اس طرح violate کرنا شروع کر دے اس کو abuse کرے ، تو یہاں جائنٹ سٹنگ میں اسے پیش کرنا چاہیے اور اسے approve کرنا چاہیے۔ اس طرح صدر پہلے نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ Proclamation issue کرے۔ وہ جو سپریم کورٹ نے انہیں کوئی حق دیا تھا وہ اس حد تک تھا کہ انہوں نے Proclamation کوئی issue کیا بعد میں -----

ایک forum joint sitting کا ہے ، وہ forum joint sitting کا ہے۔ جب تک کہ اس کو approve نہ کرے ، جناب والا ! unless approved اس میں بنیادی چیز ہے۔ یہ جو pre-condition ہے

Mr. Chairman: Interior Minister Sahib, I wish the Law Minister and Mr. Aitzaz would have been here because he is raising some points which need to be taken notice of

آپ خود نوٹ کر لیں تا ان کو بتا سکیں کہ یہ argument آئی ہیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ تو جناب والا ! دو پہلوؤں کے لئے approval یعنی نمبر ایک کہ یہ جو ہے maximum دو مہینے ہیں۔ ان دو مہینوں کے لئے بھی انہوں نے Constitution میں time limit دیا ہوا ہے لیکن اس time limit میں کیا ہوگا۔ اس time limit میں آپ نے approve کرنا ہے۔ کہ جائز ہے۔ منظور ہے۔ لیکن اس کے ساتھ جب ہم کہیں گے کہ جناب والا ! approved اس میں implied یہ بات ہے کہ not approved, disapproved اور جب آپ disapprove کریں گے جناب والا ! تو یہ ایک دوسرا پہلو اٹھے گا۔ یہ maximum تو دو مہینے کے لئے تھا لیکن جب آپ disapprove کریں گے تو جس دن آپ approve کریں گے یا ہو سکتا ہے ایک دن آپ دیں یا ہو سکتا ہے آپ دو دن دیں یا وہی maximum دو مہینے میں آپ کروا دیں اس کے لئے چونکہ حالات ایسے تھے۔ تو دو مہینے کے لئے جو کہنے Constitution نے فراہم کیا تھا اس میں ہم نے مزید ان کو یہ موقع دیا لیکن اصل مسئلہ جو ہے approval, disapproval کا ہے disapproval, approval میں جناب والا ! it is implied تو اس لئے جناب والا ! ہم یہ عرض کریں گے کہ یہ Constitution کا سوال اس میں آنے گا

آپ یہ فرما رہے ہیں کہ ان حقائق پر زیادہ بحث نہ کریں۔ ہم اس پر بحث نہیں کریں گے لیکن ہم عرض کریں گے کہ joint sitting میں چونکہ پیش نہیں کیا گیا ہمارا ایک حلق تلف کیا گیا کہ ہم اس کے جائز اور ناجائز اس کے جواز اور عدم جواز پر یہاں بحث کریں۔ وہ تمام حق ہمارے لیا گیا اس لئے یہ violation of the Constitution تھا۔ اگر ہم آگے بڑھنا چاہیں اور ہمیں بڑھنا چاہیے اگر جناب صدر نے ایسے مسلسل طریقے اختیار کئے کہ Constitution کسی طرح بھی avoid کرے تو اس طرح آئین کے کسی Article کو، میں یہ کہوں گا جناب والا! کہ abuse کیا جاتا ہے۔ اسی میں جناب والا! مزید جو Articles دئے گئے ہیں

sub- Article (5) "Where by a proclamation issued under this Article, it has been declared that the powers of Provincial Assembly shall be exercisable by or under the authority of Majlis-e-Shoora, (Parliament), it shall be competent-----"

یہاں جناب والا کیا ہے پہلے دن سے جب آپ Proclamation issue کرتے ہیں تو اس کے بعد جناب والا حکومت اور قانون سازی کے اختیارات آپ نے assume کئے اور کس نے کئے ہیں Parliament نے کئے ایک دم تمام اختیارات قانون سازی کے Parliament کو حاصل ہو گئے۔ اس لئے یہاں ہمارے محترم دوستوں نے argument دئے کہ چونکہ joint sitting جو ہے maximum period یعنی چار مہینے کسی اسمبلی کا اجلاس اگر نہ بلایا جائے۔ اس لئے چار مہینے ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔ یہ ٹھیک ہے اب بھی ہمارے سینٹ کا اجلاس یا ہماری قومی اسمبلی کا اجلاس جناب والا! ایک ایک مہینہ دو دو مہینے نہیں بلائے جاتے لیکن کیا اس دوران میں قانون سازی کیا اس دوران حکومتی پالیسیوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہذا یہ بذات خود اس کے ساتھ ملا کر جب ہم پڑھیں گے اور Article کا حصہ بھی ہے یعنی وہ (5) sub Article۔ ہے۔ اسی Article 234 کا اس میں واضح ہے کہ آپ نے مجلس خوریٰ نے جناب والا! اس میں خاص A sub- Article (5) کا clause بڑی واضح ہے۔ جناب والا! کہ مجلس خوریٰ کو اختیار ہے کہ جناب صدر کو کسی قانون سازی کا اختیار دے۔ ورنہ جناب صدر کو کوئی اختیارات حاصل نہیں۔ جب آپ کی یہ پوزیشن ہے۔ یہ میں الفاظ جناب والا!

"It shall be competent to Majlis-e-Shoora (Parliament) in joint sitting to confer to on the President to make laws with respect to any matter within the

legislative competence of the Provincial Assembly" .

یعنی کلار (اے) جو ہے وہ واضح کہہ رہی ہے کہ جناب صدر کو کوئی legislative اختیارات حاصل نہیں ہیں جب تک کہ مجلس شوریٰ انہیں وہ اختیارات نہ دے اور پھر کلار (بی) میں وہ جو بھی قوانین بنائے یا جو بھی duties impose کرے It shall be competent to Majlis-e-Shoora (Parliament) in joint sitting, or the President or the President, when he is empowered under paragraph (a) " کہ وہ پھر جناب والا ! مگر الحاظ پر غور کریں " گراف اے کے تحت empowered نہ ہو ، یعنی وہ باطل کر ہی نہیں سکتا

to Majlis -e-Shoora (Parliament) in joint sitting to make laws conferring powers and imposing duties or authorising the conferring of powers then the imposition of duty.

یعنی ہے making laws, conferring powers, imposing duties, authorising the conferring of powers and the imposing of duties. یہ مجلس شوریٰ خود کر سکتی ہے اور اگر مجلس شوریٰ نے جناب محترم صدر صاحب کو اختیارات نہ دیئے ہوں تو اس میں صدر صاحب کو کوئی اختیار نہیں ہے ۔ اس کے باوجود آپ کہتے ہیں کہ دو مہینے تک ہمیں کسی قانون سازی کی ضرورت نہیں ، چونکہ ہمیں ضرورت نہیں لہذا ہم دو مہینے joint sitting کے سامنے وہ پیش ہی نہیں کریں گے اور اس کے بعد جو کلار (سی) ہے جناب والا ! جب صدر صاحب consolidated fund سے خرچہ کرے ، کلار (ڈی) میں through a resolution in joint sitting اس کی منظوری ہو گی یعنی اگر صدر صاحب کوئی خرچہ کریں اگر ریزولوشن سے اس کو approve نہ کیا جائے تو وہ نہیں کر سکتا ، اب یہ تمام چیزیں بڑی واضح ہیں کہ جن facts پر انحصار کر کے جناب صدر نے Proclamation جاری کیا وہ Proclamation دو مہینے کے اندر --- ہاں اس میں ایک بڑا فرق جو یہاں ۲۲۲ میں آرہا ہے کہ within 30 days یہاں maximum دو مہینے کے دوران ، ان کو یہ موقع ہے کہ دو مہینے میں کسی وقت بلایا جائے۔ وہ صرف اس لیے ہے یعنی وہ ایک مہینے میں نہیں ، دو مہینے میں کسی وقت بلایا جا سکتا ہے ۔ لیکن اس بات سے صدر صاحب اپنے آپ کو نہیں چھڑا سکتے آئین کے اس آرٹیکل (۲) سے کہ approval لیں ، پہلے دو مہینوں کے لیے بھی approval اور مزید جو کچھ بھی ہوگا اس کے لیے یہ دو مہینے جب approve ہو جائیں گے تو آپ

کو دوسرے step کا حق حاصل ہو جائے گا ورنہ دوسرے step کا حق پیدا ہی نہیں ہوگا اس میں جو تفصیلات ہیں یعنی جو facts تھے ان میں بھی یہاں joint sitting کا وہ حق مارا گیا ہے ورنہ joint sitting یہ ثابت کر دیتی کہ جو کچھ facts انہوں نے دیے وہ دراصل صوبائی حکومت کو گرانے کے لیے ہونے تھے۔ قانون کی خلاف ورزی کر کے لوگوں نے defection کی اور جناب سپیکر نے صحیح کام کیا کہ اس defection کے بارے میں انہوں نے فیصلہ دیا یعنی قانون کے تحت ایک حکومت جو پل رہی تھی اس کے خلاف abuse of the law ---- جناب چیئرمین۔ وہ تو علیحدہ مسئلہ ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا میں اس حد تک بات کر رہا ہوں کہ joint sitting میں بات آئی چاہیئے ' joint sitting وہ آخری ادارہ ہے جس میں ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں جو کچھ بھی ہوا ہے چونکہ joint sitting میں نہیں ہوا ' joint sitting نے approve نہیں کیا ہے لہذا صدر صاحب نے violation of the Constitution کی ہے اس لیے اس میں پارلیمنٹ کے ہر باؤس کا اور پارلیمنٹ کے ہر ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لیے میں درخواست کروں گا کہ اس معاملے کو privilege committee کے حوالے کیا جائے بلکہ میں تو یہ request کروں گا کہ تمام سینٹ ایک کمیٹی بن کر اس تحریک استحقاق پر بحث کرے جناب والا میں ایک بار پھر تکرار کروں گا کہ تمام سینٹ کے سامنے یہ privilege کا معاملہ پیش کیا جانے تاکہ ہم یہاں اس پر بحث کریں، شکریہ۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب والا ! آپ نے ایوان کو انصاف اور قانون کے بہترین اصولوں کے تحت چلایا ہے اور اب بھی آپ بلاشبہ ایسا ہی کر رہے ہیں inadvertently اور بغیر جانے بوجھے میرا خیال ہے کہ کچھ تھوڑا سا ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کل شام آخری سپیکر منظور گئی صاحب تھے، جیسا کہ مندوخیل صاحب نے point out کیا آج اس سائیڈ سے شروع ہونا چاہئے تھا لیکن کسی بنا پر اتفاقاً شیخ رفیق صاحب سے آپ نے شروع کیا تو اس balance کو اگر آپ برقرار رکھ سکیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب چیئرمین۔ وہ لمبی باتیں نکل گئی ہیں اب آ رہے ہیں انشاء اللہ آج میرا خیال ہے ہو جائے گا۔ جی جام کرار صاحب۔

Haji Jam Karraruddin: Thank you Mr. Chairman, Sir, for giving me the floor to express my views about this burning topic of Article 234 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. Now Sir, without going into the background that whether this Article was invoked, I am not wasting much time because already for the last three days the debate has taken place in a very elaborate manner by either side of the House. I will confine myself only to the interpretation of Article 234 and I will take you further to Article 48. Now, so far the Article 234 on which much discussion has been made by the legal illuminaries and legal talents from either side, I will only add that if you Sir, read between the lines Article 234 :-

"....., the President may, or if a resolution in this behalf is passed at a joint sitting shall, by Proclamation,-

- (a) assume to himself, or direct the Governor of the Province to assume on behalf of the President, ..."

Now Sir, the purpose and intent of this Article says that both the types of powers have been conferred upon the President by this Article - discretionary powers as well as mandatory powers. Now, the President chose to exercise his discretionary powers to;

"..... assume to himself, or direct the Governor of the Province to assume on behalf of the President, ..."

So, he has taken the first course, he has acted on his discretionary powers which has been conferred upon him by this Article 234. Now, when the President intends that this Proclamation is not to be laid before a joint sitting of the House when he has exercised his discretionary powers under this Article where this Article confers both the powers on the President - discretionary powers as well

as mandatory powers but the President has acted within the parameters of his discretionary powers, therefore, when he acts within the parameters of his discretionary powers it is not binding upon the President to lay that Proclamation before a joint sitting. Now, to the support my contention and argument I will take you to Article 48 of the Constitution which says :-

"In exercise of his functions, the President shall, ..."

here again the word 'shall', has been used.

"..... act in accordance with the advice of the Cabinet, the Prime Minister, or appropriate Minister :

Provided that the President may require the Cabinet, ..."

or either the case may be the Prime Minister,

"..... to reconsider or consider such advice, ..., either generally or otherwise, and the President shall act in accordance with the advice tendered after such reconsideration"

Here also the word 'shall', has been used, the President shall act in accordance with the advice tendered to him by the Prime Minister. Sub-article (2) says Sir :-

"Notwithstanding anything contained in clause (1), the President shall act in his discretion in respect of any matter in respect of which he is empowered by the Constitution to do so."

Sub-article (3) :-

"....., and the validity of anything done by the President"

His discretion shall not be called in question on any ground whatsoever. Therefore he has acted under his discretionary powers then this question cannot be raised at present. The President is empowered to dissolve National Assembly also and then this Article 48 - the validity of his discretionary powers cannot

be questioned at any stage. Therefore, when he exercises his discretionary powers then a question arises as to why he did not lay that Proclamation before a joint sitting of the Parliament it is not binding upon the President at all when he has acted under his discretionary powers and that discretionary power has been conferred upon the President. There is Article 234, first two lines, these are the discretionary powers of the President he may proclaim or he may not, when he acts, proclaims, it is his discretionary power, not necessarily then he should lay the proclamation at a joint sitting. If you sir, read the entire scheme of things laid down in this green book which is called 'The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, it has concentrated all the powers in the President. I am very sorry to say at this stage that Mr. Nawaz Sharif having 2/3rd majority in the past did not undo the Eighth Amendment, if he would have repealed the Eighth Amendment having 2/3rd majority in both the Houses, today we should not have been in this position to discriminate between 'may and shall', but it was not done so.

جناب چیئر مین۔ لیکن میرے خیال میں یہ تو پیچ نہیں ہوا Eighth Amendment

ہیں۔

This Article is continued as it is, I don't think there is any change in this Article.

Haji Jam Kararuddin: No this Article confers both the powers; discretionary powers as well mandatory powers on the President and, the President chose to exercise the discretionary powers, therefore, the proclamation issued by him should not be laid before the joint sitting. Secondly sir, I will draw your attention to Rule 200, of the Rules of Procedure. It has been a practice and a tradition of this House that whenever any matter is subjudice, it

has not to be discussed at all and Rule 200 says, a member while speaking shall not discuss any matter which is subjudice, it has been practice and custom of this House for the last 6 years. The matter is already subjudice. The matter is already before the superior courts of Pakistan, therefore, this matter should not be discussed and we should not waste the time unnecessarily. So far the privilege motion tabled by Mr. Sartaj Aziz is concerned, with are the Privileges of the Parliamentarians. Here is a small book, Compilation of the Members of the Parliament, Salary, Allowance, Privileges. Now in this book also this privilege does not come within the ambit of these rules also. There is Article 66 of the Constitution, in which also the privilege is not there, therefore this question of breach of privilege does not arise. Therefore, my submission before your honour is that since the President has got all the discretionary powers, therefore, this is no breach of privilege and this motion holds no good and must be rejected.

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی جناب لگی صاحب آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب منظور احمد لگی۔ جناب والا! آپ نے یہ کہا تھا کہ ۴۸ کا جو حوالہ دیا گیا ہے۔

اس میں Eighth Amendment amend نہیں ہونی ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں نے ۲۳۴ کا کہا تھا کہ یہ جس طرح پہلے تھی اسی طرح ہے۔

جناب منظور احمد لگی۔ بہر حال ۴۸ میں ہونی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ۴۸ میں ہونی ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ RCO میں of

Article 48 اس کی 3rd Clause جو تھی وہ amended ہے۔ اس کا ایک background ہے

میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اصل میں بنیادی طور پر یہ Clause 3 تھا جو RCO میں

incorporate کیا گیا تھا یعنی Constitution میں جس میں وہ تمام باتیں درج تھیں کہ صدر جو

بھی کرے گا وہ اس کے صوابدیدی اختیارات ہوں گے۔ چاہے اس میں صوابدیدی طاقت Constitution میں کسی آرٹیکل کے ساتھ attached ہے یا نہیں۔ جو بھی عمل ہو جو بھی فیصلہ ہو گا، جو بھی بات ہو گی President کی تو وہ discretion میں count ہو گی اور کسی عدالت، کسی forum پر اس کو challenge نہیں کیا جائے گا۔ یہ remodel ہوا تھا Eighth Amendment Act کے دوران اور ہم نے as Opposition اس کے لئے بہت زیادہ محنت کی تھی۔ اس کی کلاز (۲) جو ہے وہ صرف یہ جاتی ہے کہ جہاں لفظ لکھا ہوا ہے in his discretion مصلیٰ ۲۴۲ آرٹیکل میں ۲۱۳ میں Chief Justice کی appointment وغیرہ تمام جہاں Constitution میں discretion کے original words incorporated ہیں ان کے بارے میں ہے کہ جہاں بھی وہ صدر صاحب استعمال کریں گے جہاں ان کو طاقت Constitution نے دی ہوئی ہے اور in his discretion لکھا ہوا ہے اس کے بارے میں جب بھی وہ کوئی کام کریں گے تو وہ اس کی discretion تصور ہو گی اور وہ قابل مواخذہ نہیں ہو گا۔ اس کا اطلاق بقیہ کہیں بھی کسی جگہ پر بھی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین۔ مطلب 234 پر نہیں ہو گا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کہیں بھی نہیں ہو گا جہاں the word President

means on the advice of the Prime Minister

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔

Mr . Shafqat Mehmood: Mr . Chairman , a clarification!

satisfaction of the President, the word is used satisfaction, not discretion. Now, how does satisfaction come about? The President is satisfied or dis-satisfied, in his discretion. He cannot be satisfied or dis-satisfied without...

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کہیں بھی نہیں ہو گا، جہاں لفظ the President

That is the voice of the President

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ لائنیں کو دے دیں وہ فیصلہ کر لیں۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی - جناب والا! ایک بہت اہم بات ہے۔ جناب اگر آپ

ایک منٹ میری بات سن لیں۔ بات یہ کہ Constitution میں جہاں کہیں the President لکھا ہوا

ہو گا it means the Federal Government, or on the advice of the Prime Minister

آپ دیکھ لیں جب "constitution" فریم ہوا انڈیا میں یہ لکھا تھا 'پارلیمنٹ میں بھی' لوگ

سبھا میں 'راجیہ سبھا میں بھی' اس پر جب سوال ہوا کہ جو صدر کا لفظ ہے "constitution" میں اس کے کیا معنی ہیں؟

جناب چیئرمین۔ لیکن وہ ایک اور بات کر رہے ہیں 'وہ کہتے ہیں کہ satisfaction

how can satisfaction be on advice?

Dr. Sher Afgn Khan Niazi: Satisfaction means, on the advice of the Prime Minister, with the satisfaction of the Federal Government.

اور وہاں لکھا ہوا ہے Dr. Ambidser نے اس کا جواب دیا تھا Constitution Committee کے چیئرمین تھے framer تھے ان سے یہ سوال ہوا تھا کہ جناب والا جب یہ الفاظ لکھے ہوئے آرٹیکل میں the President, he said it out rightly کہ اس کے معنی صدر کے نہیں ہیں 'اس کے معنی بنتے ہیں Cabinet headed by a Prime Minister اور جو بھی لفظ ہو گا تو اس میں وزیراعظم کی بات ہو گی اور کینٹ کی بات ہو گی it does not mean the President, the person who is sitting...

جناب چیئرمین - کیوں جی شفقت محمود صاحب - Are you satisfied with this answer? Are you satisfied with this answer?

Mr. Shafqat Mehmood: The problem for non-lawyer is that some times we get confused by...

جناب چیئرمین۔ نہیں میں نے اسی لئے آپ سے پوچھا ہے کہ Are you satisfied with this answer? and is this satisfaction or advice

Mr. Shafqat Mehmood: I will sort it out with Dr. Sher Afgan later

on.

Honourable Member: He is Dr. Afgan, he is not a lawyer, Dr. Afgan.

He is a Doctor, he is not a doctor of Lawyer ہیں کہ وہ سینئر شقت محمود فرما رہے ہیں کہ وہ Lawyer ہیں کہ وہ
law.

Mr. Shafqat Mehmood: I must clarify I was not asking particularly Dr. Sher Afgan. I was just asking the worthy Chairman, who is an eminent lawyer himself that for us, non lawyers, it is an educational experience. After all for the last three days, what has been happening, where are we educated because it is a matter which should have been disposed of, may be in the first 10 minutes but now it has been taken to the fourth day ...

Mr. Chairman: But, I am, sure you will now realise that it could have not been disposed of in ten minutes.

اب کچھ آگئی۔ جی جناب ساجد میر صاحب۔

Mr. Sajid Mir: Sir, I shall confine myself to three main points which I think have emerged from the discussion so far. (1) Whether, a breach of Constitution is also a breach of privilege. (2) Whether, a breach of Constitution has actually taken place and (3) The question of time limit for laying the Proclamation before the joint sitting of the Parliament. As regard the first question, Sir, I have to submit that each and every breach of Constitution may not be a breach of privilege but when the Constitution specifically gives a right to the Parliament and that right is denied by someone, then a breach of privilege takes place. If it was the President's Constitutional obligation and duty to lay the Proclamation before the joint sitting, and that duty and obligation was not

performed; now, from the angle of the Parliament that obligation and duty of the President will become the right of the Parliament as Mr. Aitzaz Ahsan has also said that that "A's" duty towards "B" is actually "B's" right over "A".

As to the second question whether a breach of Constitution and in that sense a breach of privilege has actually taken place, before discussing this question, I want to submit two things. (1) Many gentlemen from this side have very ably discussed this point and proved it beyond doubt especially I would say, Mr. Yahya Bakhtiar, Dr. Javed Iqbal and some other friends have done this. (2) From the other side, many of our friends have tried to say that the President has not flouted any of his duties and in that sense no breach of Constitution or breach of privilege has taken place. But we should be thankful to our great friend Dr. Sher Afgan who in his usual over-confidence and in the true spirit of '*Poras ka Hathi*' has trampled upon and ruined most of the arguments of his own colleagues by clearly admitting that it was a duty and obligation of the President to lay the Proclamation before the joint sitting. He has only relied upon the point of time-limit to which I will come later. Today also, he has actually acted in the same spirit and trampled upon the arguments of Jam Karar and Shafqat Mahmud and I think we should be grateful and thankful to have him in the rank, of the other camp.

Sir, my own point of view in this regard is that laying of the Proclamation before the joint sitting of the Parliament has not been made dependent on any thing in the Constitution. It is not dependent on whether the President wants to take the Proclamation beyond two months or not. Because taking the Proclamation beyond two months requires a separate resolution of the Parliament. Therefore, the Constitution has not laid the laying

of the Proclamation dependent on anything. It is a separate and an independent clause. Sir, some grammarians from the other side have said that there is no comma, fullstop or semi-colon at the end of the first sentence of the relevant Article 234,(3) i.e. a Proclamation issued under this Article shall be laid before a joint sitting. They say there is no semi-colon or fullstop which makes this sentence or clause independent. But Sir, this sentence, this clause is separated from the rest of the clause 234, sub-clause-(3) by the word 'and' and that is sufficient to make it a separate independent and complete sentence. Sir, what I have to submit in this regard is that if the President was to lay the Proclamation before the joint sitting of Parliament only when he wanted to delay the Proclamation beyond two months. If this was the case then the Constitution would have said something like this Sir," a Proclamation under this Article shall cease to be in force after two months unless before the expiration of that period it is laid before a joint sitting and is approved by resolution of the joint sitting. If the President was to take the Proclamation beyond two months then the clause should have been something like this. But instead of that the Constitution clearly says a Proclamation under this Article shall be laid before a joint sitting as and the other things which follow in this clause are separate and independent.

Here Sir, I will also briefly take into consideration the intention of the Constitution makers. They have made laying of the Proclamation obligatory upon the President to check any dictatorial trend in his conduct or the conduct of the Federal Government and that disposes of Mr. Aitzaz Ahsan's argument that the laying of proclamation is only recommendatory. The Constitution, apart from other things safeguards the rights of the Provinces and

in that sense each and every article should be read in that sense. In that sense, such an article can never be merely academic, as Mr. Aitzaz Ahsan and others would have us believe. And thirdly, the question of time limit, Sir, it is very clearly implied and given in the relevant clause, Let us read it again, "a proclamation issued under this article shall be laid before a joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months. Now, Sir, if you take the wording of this article and complement the wording with the intention of the Constitution makers, every clear-headed person would agree that the proclamation has to be laid before the joint sitting within this period of two months. To say that it can be laid before the Parliament at any time and whenever the joint sitting of the Parliament takes place, is to flout both the letter and spirit of the Constitution and it is to make a mockery of the clauses which safeguard the rights of the Provinces in the Constitution. With these words, Sir, I strongly support the admissibility of this privilege motion. Thank you.

جناب چیئرمین - حامد رضا گیلانی صاحب -

مخدوم سید حامد رضا گیلانی - بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب چیئرمین میں کوشش کروں گا کہ جتنا ہو سکے briefly عرض کر دوں - جناب پچھلے کئی روز سے یہاں پر جو فضا مجھے نظر آتی ہے وہ کچھ عداوتی قسم کی ہے - مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے - لیکن یہ جو ایوان ہے اس کے اور بہت سے functions ہیں - پارلیمنٹ کا یہ حصہ ہے اور پارلیمنٹ مخلوق خدا کا آخری نمائندہ ایوان ہے - اس کے اندر clauses, technicalities پر بہت ابھی بحثیں ہوتی ہیں - میں سمجھتا ہوں دونوں طرف سے بہت عمدہ باتیں کی گئی لیکن اس ہاؤس کا ایک political function checks and balances کا بھی ہے - میں اسے دیکھنا چاہوں گا - قطع نظر اس کے کہ ہمارے ہاؤس کی کیا Divisions ہیں بطور ایک رکن سینٹ کے میں عرض کروں گا کہ تمام احاطہ

جو آئین میں لکھے گئے ہیں ان کا ایک مہد ہے۔ ان کا مہد ہے کہ یہاں پر جمہوری حقوق کی پاسداری ہو اور checks and balances کا نظام ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا ۲ مہینے کے اندر "proclamation" کو ایوان کی میز پر lay کرنا چاہیئے۔ بات یہ ہے کہ اگر ایک صدر جس سے میری مراد سردار فاروق احمد خان لغاری نہیں، وہ قابل احترام ہیں۔ میرے محرم ہیں اور میری نیاز مندی بھی ہے ان سے۔ سوال یہ ہے کہ ایک صدر اپنی صوابدید کے تحت ملک کے کسی ایک صوبے کے جمہوری حقوق کو suspend کر دے۔ وہ مخلوق خدا کے حقوق ہیں۔ میں صدر کی Judgement میں شک نہیں کرتا۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو گا کہ جو اس نے ۲ مہینے کے بعد کرنا ہے پہلے کر دے تاکہ اس نے جو فیصلہ کیا ہے تمام مخلوق پاکستان اسے واہ واہ کہہ سکے اور یہ جو ۲ مہینے کے اندر untouchable ہے۔ تیسرا مہینہ نکل آتا ہے ایسا برکت والا کہ پھر Subject to discussion ہو جاتا ہے۔ جناب پوچھتے ہیں کہ کیا consequence ہوگا؟ جناب consequence کیا ہونا ہے۔ consequence کے متعلق میں آپ سے عرض کئے جاؤں کہ اسی ملک کے اندر سپریم کورٹ نے کہا کہ ۸۸ والی اسمبلی کو صدر نے بدعتی سے dismiss کیا۔ بجائے اس کے کہ ہمیں redress دیتے، آدھا تو فرمان دے دیا اور redress کے لیے کہا جاؤ ایکشن میں۔ پھر وہی سپریم کورٹ ۹۲ء میں کہتا ہے کہ یہ بدعتی پہ منی تھا اور گاڑی کو سپریم کورٹ میں منگوا کر وزیراعظم کو اس میں بٹھا کر وہاں سے بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ اتنی incongruous سی باتیں ہیں، ہمیں اس میں نہیں جانا ہے، ہمیں جانا ہے کہ کیا اس ملک کے اندر ہم کوئی روایت قائم کرنا چاہتے ہیں، کیا اس ملک کے اندر ہم مخلوق خدا کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں کہ نہیں۔ اگر ایک صدر Proclamation جاری کرتا ہے جو کہ دو مہینے کے بعد اس نے بہر حال اسمبلی کے آگے رکھنا ہے تو پہلے کر دے اس میں کیا زحمت ہے، نمبر ۴ یہ سوچنا ہے کہ ہر چیز کی spirit کی بات ہوتی ہے، technicality کی، technicality جو ہوتی ہے مدد کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ spirit یہ ہے کہ Proclamation ایک بہت بڑا حکم ہے، بہت بڑا فرمان ہے، مخلوق کے ووتوں کی نفی کرنا ہے۔ تو کیا دو مہینے کے اندر وہ اسے گھسیٹ کر کے، تنہا کر کے تباہ کر دیں اور تیسرے مہینے میں کے کہ ٹھیک ہے یہ۔ نہیں صاحب consequences کی آپ پرواہ نہ کیجئے۔ consequences ۸۸ء والے consequences کا نتیجہ آج تک نکل رہا ہے۔ سیاست کے اندر یہ بجلی کا سوئچ نہیں آپ نے off کیا تو وہیں بدعتی بند ہو گئی۔ یہ political matters ہیں، اگر

آج اس کے consequences نہیں ہیں، آپ کے پاس اختیار نہیں ہیں کہ ہمیں آپ کیسے سزا دے سکتے ہیں۔ do not worry about it یہ political فیصلے ہیں، نسلوں میں چلتے ہیں تو آپ کیوں گھبرائے ہوئے آپ کیوں گھبرائے ہوئے ہیں، میں تو حیران ہوں اتنی بحث ہو رہی ہے۔ صاحب یہ یہاں کے ممبران کہہ رہے ہیں کہ اسے admit کیا جائے۔ یہ فیصلہ نہیں ہو رہا کہ واقعی یہ breach ہوا کہ نہیں، آپ admit کیجئے، اسے کمیٹی کے پاس بھیجئے، کمیٹی بھی تو آخر اسی کا پیر ہے، وہ بھی تو آخر نامزد ہے، کمیٹی کا حق آپ کیوں لے رہے ہیں۔ انہیں دے دیجئے let the committee decide کہ breach ہوا کہ نہیں ہوا۔

تو please take it lightly میں حیران ایک اور بات پر بھی ہوں، یہ مینیجر پارٹی کا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ انہوں نے قوم کے حقوق کی خاطر اور غریبوں کے حقوق کی خاطر جانیں تک دیں، انہوں نے dictatorship کا مقابلہ کیا ہے، انہوں نے democracy کے لئے ایسی جدوجہد کی انہوں نے مالیہ باب رقم کئے ہیں، آج میں حیران ہوں یہ کیوں اتنے shy ہیں کہ ایک ایوان کو اس کا حق نہ ملے۔ دوسری طرف جب ان کے پاس two third majority تھی تو انہوں نے فضول فضول سی بے معنی سی amendments کیں آج وہ بھی جھنڈا اٹھا کے آگئے ہیں کہ ہمارا حق ہے تو صاحب یہ باتیں ہوتی رہیں گی انہیں چھوڑیے۔ آپ admit کیجئے let the committee decide, thank you Sir.

Mr. Chairman: Sir, in the legal terms, I take it like this.

what you are saying is that while interpreting article 234 the spirit of the Constitution should be kept in mind and the spirit of the Constitution is that there should be checks and balances and executive action should be subject to the control of the Parliament.

سید حامد رضا گیلانی۔ کچھ انگریزی ترجمہ ایسے ہی ہو گا سر۔

جناب چیئرمین۔ جی، جناب غفر صاحب۔ یعنی democratic spirit کو مدنظر رکھا

جائے۔

Mr. Zafar Muhammad: Thank you Mr. Chairman, it has been said

by your honour on the point of 'shall' being 'shall' and 'shall' not being 'shall' and shall being 'may.' I will personally refrain myself from entering into this debate.

The other questions which has emerged is whether the Resolution is only political or it has two aspects, (1) political and the other legal. It may have a political aspect and I on that point would refrain myself from expressing anything

I would only confine myself to the legal aspect. And before we reach Article 234, Sir, we will necessarily have to start with the first page, first word. And Sir, I invite your attention to the pre-ambles. Sir it says:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

In the name of Allah the most beneficent, the most merciful. The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan dated 12th April, 1973, pre-ambles whereas sovereignty of the entire Universe belongs to Almighty Allah alone, and authority to be exercised by the people of Pakistan within the limits prescribed by Him is a sacred trust; and whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order wherein the state shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people; Wherein the principles of democracy, freedom, equality, tolerance, and social justice, as enunciated by Islam, shall be fully observed."

Now, Sir, the Constitution says within the sacred trust given to the people of Pakistan wished to establish an order wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people. This principle of democracy your honour has been codified in the subsequent chapters which established Provincial Assemblies, the National Assembly and the Senate and the Parliament, Senate and the National Assembly put together. The right to rule emerges through the ballot. The ballot is exercised on the basis

of adult franchise and that is regulated by the Election Commission. These institutions, your honour, are the reflection of the will of the people. Once the Provincial Assembly comes in to existence alongwith it comes in existence the National Assembly. Sir, if an Order is passed under Article 234 putting the will of the people in abeyance for a period of two months that necessarily means that people who represent the affected Province in the National Assembly and the people from that affected Province sitting in the Senate acquire a right to question on behalf of the people why their representatives in the province have been prevented to perform their functions. And when the Constitution has taken care of not only the members from the affected Province but all the Members of the National Assembly and the Senate representing and reflecting the will of the people of these 12 crore of people of Pakistan, they should sit and examine why the action and that drastic action which is a complete departure from the normal routine performance and the functions of the State have been taken.

Now, Sir, here we find that an action has been taken, the question is being mala fide or bona fide is not under examination at the moment. A laboured and evolved arguments have been advanced that Article 234 be read as, giving an arbitrary and despotic and dictatorial powers to the President. Sir, kindly imagine for a moment. If the Proclamation is not placed before the House and the period of two months expires the same action be repeated with the interval of one day. Again a period of two months will expire and then the very will of the people will be completely buried. It will be absolutely despotic and this cannot be the intension of the Constitution when we look how democracy has been spelled out in the earlier part of the Constitution, Sir.

Now, the other question which you were pleased to ask was, what will be the consequences if this is disapproved. Sir, needless to say the moment it is disapproved the proclamation will lose its efficacy and once it loses its efficacy it becomes the duty of the President to revoke it. And Sir, now if after disapproval President does not rescind it, it will be a sort of vote of no confidence against him. That being a very serious consequence it requires the moment the Proclamation is issued it should be brought before the House. Sir, today we are fortunate to have the presence of Mr. Yahya Bakhtiar in the House. He is the gentleman who was thoroughly associated with the framing of this present Constitution. And I recall Sir, it was with pride that the late Prime Minister Zulfiqar Ali Bhutto said that this is a democratic Constitution. And I have not so far heard from the other side that this is not a democratic Constitution. Sir, now, the pledge made in the Constitution is, the pledge, I repeat, Sir, the pledge made in this Constitution is and whereas it is the will of the people of Pakistan to establish an order wherein the State shall exercise its powers and authority through the chosen representatives of the people" and that pledge was made on 14th of August 1973. At times days come in the life of a nation when it must, Sir, redeem its pledge. And in the name of democracy, Sir, this is the time that we redeem this pledge. With this I request you to admit the motion, Sir. Thank you.

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - جناب چیئرمین شکریہ آپ نے مجھے موقع دیا privilege
 موشن کے متعلق عرض کرنے سے پہلے میں یہ گزارش کروں گا کہ میں ایک قانون دان نہیں
 ہوں - میں ایک سیاسی کارکن ہوں میں اس کے قانونی پہلوؤں کو کم اور سیاسی حوالے سے
 اس پر اپنی گزارشات پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ بات privilege موشن پر ہی کریں۔ چاہے سیاسی کریں۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ۔ اس معزز ایوان میں ہی پیش کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں بات privilege موشن پر ہی ہونی چاہیے میرا مطلب

ہے باقی بحث کے لیے اور مواقع ملیں گے آج یہ فیصلہ کرنا ہے یہ جو proclamation ہے اس کو پیش کرنا لازم تھا یا نہیں تھا privilege موشن پر بحث ہو رہی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ وہ آرگومنٹ ہے جی وہ تو شیر افگن صاحب کی آرگومنٹ ہے

according to him it is nobody has contradicted that managed

(interruptions)

Mr. Chairman: You are not agreeing with him on that. No, but what happens if the Law Minister and the

آپ تسلیم کے ہیں یعنی آپ بھی کسنا چاہ رہے ہیں۔

What happens if two Ministers did not agree? I think, we will ask the Leader of the House.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! میں نے تو یہ عرض کیا تھا کہ جب

joint sitting ہو گیا ہو اور یہ لیا نہ گیا ہو تو تب question of privilege پیدا ہو گا۔ جب جرم ہی نہیں ہوا آپ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے argument سے میں یہ سمجھا تھا کہ آپ کے مطابق۔۔۔۔۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ because is there کہ یہ joint sitting کبھی ہو

گی تو وہ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ نہیں میں آپ کے argument سے یہ سمجھا تھا کہ آپ یہ کہہ رہے

ہیں کہ it will be laid whenever there is a joint sitting but it is لیکن it is mandatory

mandatory یعنی اس حد تک آپ نے کہا ہے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I do stand with that what I have said.

لیکن جب یہ جرم ہوا ہی نہیں ہے آپ پہلے مقدمہ لے آنے ہیں F.I.R. نہیں اور یہ پکٹر دھکتر جاری ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ اعتراف صاحب سے agree کر رہے ہیں وہ کہہ رہے تھے کہ mandatory ہے ہی نہیں جب مرضی ہو کریں نہ کریں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: There is a difference in that

آپ نے جناب والا! سوچا نہیں ہے۔ آپ mandatory لاگو کرتے ہیں اس چیز پر time scale کے ساتھ آپ اس کو tally نہیں کر رہے۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ دو ماہ کے اندر اگر یہ پیش ہو جائے تو mandatory provision is fulfilled.....

جناب چیئرمین۔ نہیں آپ کہتے ہیں کہ بیشک چھ مہینے میں ہو، ہونا چاہیے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب جب بھی joint sitting ہو گی اگر وہاں پر یہ پیش نہ ہو یہ paper lay نہ ہو، تو پھر کوئی معزز رکن یہ کہہ سکتا ہے کہ جناب joint sitting ہو گئی ہے۔ وہ "proclamation" جو تھا وہ lay نہیں ہوا لہذا breach of privilege ہوا۔

جناب چیئرمین۔ میں یہی کہہ رہا ہوں کہ آپ کی argument یہ ہے کہ جب بھی joint sitting ہو چاہے چھ مہینے میں ہو، نو مہینے میں ہو، پیش کرنا لازم ہے۔ جی ٹھیک ہے۔ جی ڈاکٹر عبدالحی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ جناب چیئرمین اس طرح سے میں اپنی گزارشات پیش کروں گا کہ یہ معزز ایوان جو قومی وحدتوں کا ایوان ہے اور ظاہر ہے پارلیمنٹ کی سب سے بڑی ذمہ داری جمہوریت، جمہوری روایات اور جمہوری اقدار کی پاسداری۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہیں اور میں خود ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے قومی خود مختاری کا حامی ہوں۔ جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کے لئے یہ لازمی امر ہے کہ وفاق کی طرف سے قومی وحدتوں میں جتنی مداخلت کم

سے کم ہو وہ جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کے لئے زیادہ بہتر ہے۔ یہ ایک ضروری امر ہے کہ کسی بھی آئین کا بنیادی مقصد اس ملک کے اندر جمہوری روایات اور جمہوری طریقہ کار کے حوالے سے check and balances آئین میں رکھے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں آئین کے بنانے والوں نے واضح طور پر بالخصوص اختیارات کے حوالے سے وفاقی حکومت اور قومی وحدتوں کی حکومت کے درمیان واضح طور پر اس کا ذکر کیا ہے۔ حقیقی صورت حال یہ ہے کہ کوشش یہ کرنی چاہیے تھی کہ ایسی نوبت پیش نہ آتی اور صوبائی اسمبلی کسی بھی قومی وحدت کا ہو اسے اپنے طور پر آزادانہ طور پر کام کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے تھا۔ اور یہی حقیقت ہے کہ یہ بہت بڑا extra ordinary میں اس کو کھوں گا یہ جو Proclamation صدر صاحب نے issue کیا ہے اس کی نوبت نہیں آئی چاہیے تھی مگر قسمتی سے کیونکہ ہمارے ہاں ابھی روایات 'جمہوری قدریں' جمہوری طریقہ کار 'جمہوری spirit' ابھی تک مکمل طور پر پروان نہیں چڑھی ہیں۔ ہماری سیاست میں ابھی روایات کی کمی کی وجہ سے 'تعدد کی باتیں' ملک گیر سیاست میں قانون سے ایک خاص طبقے کے بالاتر ہونے کی باتیں 'عام ہیں ہمارے ہاں اقتدار کی جو ہوس ہے ہمارے معاشرے میں۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ یہ فرمائیں کہ اس ساری چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ فیڈرل نظام

ہے یہ Proclamation ہے۔۔۔۔۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اسی کی طرف آ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اس کا نتیجہ پھر کیا نکلتا ہے کہ ۲۲۲ کے تحت۔۔۔۔۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اس کی سی طرف آ رہا ہوں سر۔ ۲۲۲ کی طرف آ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ ذرا جلدی آئیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جلدی آ رہا ہوں۔ ذرا اس کے background کے متعلق تو

بات کر لوں کہ آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ اس background پر بات کرنے کے آپ کو اور بہت سارے مواقع

میں ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب میں زیادہ تفصیل سے اس پر بات نہیں کروں گا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا۔ اگرچہ مجھے مداخلت نہیں کرنی چاہیئے تاہم میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس بات کا حق ہے کہ وہ تمہید کے ساتھ آئین کی spirit پر بات کریں اور وہ یہی کر رہے ہیں۔ ابھی اسی موضوع پر ہمارے محرم دوستوں نے دو دو گھنٹے اس پر تقاریر کی ہیں۔ قانون کی موٹکائیوں پر باتیں کی ہیں اور یہاں تو جو آئین کی بنیادی spirit ہے وہ بیان ہو رہی ہے اور یہ بے صبری کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ان کو آپ قانون کی موٹکائیاں نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس سے وابستہ قانونی نکات جاننے گئے ہیں۔ دراصل جو چیز وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ کیا پارلیمنٹ کو اس چیز کا حق ہے کہ اس کے سامنے یہ پیش کیا جائے اگر حق ہے تو پھر اس کی کیا implications نکلتی ہیں۔

It is the question of the sovereignty of Parliament also. It is not just a simple question.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا۔ میں نے وہ الفاظ جیسے بھی استعمال کئے آپ ان پر نہ جائیں۔ میرا مطلب ہے کہ قانون کی پارلیمنٹ کی خود مختاری کے بارے میں جو تشریح کر رہے ہیں۔ اس میں بہت زیادہ relaxation ہوتی۔ ایک ایک گھنٹہ تک اس پر بات ہوتی ہے۔ یہاں جو بات ہو رہی ہے وہ اسی آئین کی ہو رہی ہے جو کہ فیڈرل آئین ہے۔ فیڈرل آئین کی provincial autonomy کی spirit پر بات ہو رہی ہے۔ قومی خود مختاری کے حوالے سے بات ہو رہی ہے۔ اسلئے ڈاکٹر صاحب کو بھی اس پر بات کرنے کے لئے موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ ٹھیک ہے۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا۔ ان کی یہ پہلی تقریر ہے اس لئے ان کو موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں۔ یہ ان کی پہلی تقریر نہیں ہے اس سے پہلے وہ تقریر کر چکے ہیں۔

جناب شہزاد گل۔ جناب والا۔ ڈاکٹر صاحب، ان شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے یہ آئین مرتب کیا تھا۔ یہ اس کمیٹی میں شامل تھے جس نے یہ آئین تیار کیا تھا۔ اس لئے ان کو سیاسی حالات کا علم ہے جس میں یہ آئین مرتب کیا گیا تھا۔ میری گزارش ہے کہ ان کو اس پر

اعمار خیال کا موقع دیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جناب والا ! شکریہ - میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے ہاں سیاست میں ایک غلط روایت چل چکی ہے جس میں ہم ہوس اقتدار میں بہت آگے نکل جاتے ہیں حالانکہ جمہوری spirit کے حوالے سے سیاسی عمل کو جاری رکھیں، چاہے یہ حزب اقتدار کی طرف سے ہو یا حزب اختلاف کی طرف سے تو ہمیں جو آئین میں جو جمہوری spirit ملی ہے یا جو آئین میں موجود ہے، اس پر بخوبی احسن طریقے سے عمل کر سکتے ہیں۔ اگر ہم technicalities کی طرف زیادہ جائیں اور روایات کی طرف کم تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اور زیادہ الجھیں گے۔ اپنی جگہ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں جمہوری روایات کی پاسداری صرف ایک خود مختار پارلیمنٹ ہی کر سکتی ہے اور ہم اس کے حق میں ہیں لیکن ہم اس کے بھی حق میں ہیں کہ جمہوری روایات کو برقرار رکھنے کے لئے اور پارلیمنٹ کی خود مختاری کو قائم دائم رکھنے کے لئے حزب اختلاف اور حزب اقتدار، دونوں کی طرف سے جمہوری اقتدار کی پاسداری ہونی چاہیے۔ چاہے قومی اسمبلی ہو، وفاقی ادارے ہوں یا صوبائی اسمبلیاں ہوں، تمام جگہوں پر ہمیں ان روایات کی پاسداری کرنی چاہیئے

جناب والا ! ان مختصر گزارشات کے بعد میں اب اس طرف آؤں گا کہ breach of privilege ہوا ہے یا نہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا یہ ایوان یا مجلس شوریٰ با اختیار ادارے ہیں۔ اصولی طور پر اور جمہوری حوالے سے اگر اس موٹن کو دیکھا جائے، قانونی پہلوؤں کے حوالے سے اس کو دیکھا جائے، جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں کہ جنہوں نے یہ آئین تخلیق کیا تھا ان کے پیش نظر دو باتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ صدر صاحب کو جو یہ اختیار دیا گیا ہے یہ غیر معمولی نوعیت کا اختیار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ check and balance کی بات ایوان میں پیش کرنے کے حوالے سے، اس کا ذکر موجود ہے۔ میں جہاں تک اس کو سمجھ سکا ہوں کہ اتھارٹی غیر معمولی حالات میں صدر کو یہ اختیار استعمال کرنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ اس غیر معمولی اختیار یا حکم کو time limit کے ساتھ محدود کیا گیا ہے۔

دو مہینے کے اندر اندر اسے مجلس شوریٰ میں اس ایوان کے اندر اپنا آرڈر لانا چاہیئے۔ اور اس میں دونوں باتوں کا ذکر بیک وقت موجود ہے۔ صدر کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ دو مہینے تک اس proclamation پر عملدرآمد کرا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ایوان کو بھی یہ اختیار ہے کہ وہ

اس کو reject کرنے اس کو approve کرے اس کو disapprove کرے یہ بالکل ایوان کو اختیار ہے چیک اینڈ بیلنس ہے تو میں اس کو اس طرح سے سمجھتا ہوں کہ دو مہینے کا اختیار صدر کو حاصل ہے اس حد تک جو provision دستور میں موجود ہے اس کا موقع اس کو ملنا چاہیئے۔ اس حوالے سے میرے نزدیک یہ breach of privilege نہیں بنتا البتہ میں اس معزز ایوان میں یہ ضرور کہوں گا کہ اچھی جمہوری روایت کی خاطر اچھی اقدار کی خاطر یہ بہت ہی بہتر ہوتا بہت ہی اچھا ہوتا اگر مجلس شوریٰ کا اجلاس بلایا جاتا اور صدر نے یہ جو اپنے صوابدیدی اختیارات استعمال کئے۔ اگر ان کو اس معزز ایوان میں پیش کیا جاتا اور معزز ایوان کو اعتماد میں لیا جاتا اور وہ تمام وجوہات جو وہ ضروری سمجھتے ہیں اور جن کی وجہ سے یہ proclamation جاری کیا گیا تو میں سمجھتا ہوں یہ اور بھی زیادہ خوبصورت ہوتا اور اس ملک کے اندر اچھی قدریں ہوتیں۔ یہ اپنی جگہ ایک مناسب بات ہوتی اور جہاں تک اس کا دوسرا پہلو ہے کہ صوبائی اسمبلی کے اختیارات اس proclamation کے بعد وہ مجلس شوریٰ کو حاصل ہیں اور قانون سازی کے حوالے سے مجلس شوریٰ کو صوبائی اسمبلی کی جگہ وہ ضروریات پوری کرنی پائیں تھیں۔ یہ ساری چیزیں اچھی ہوتیں اچھی جمہوری روایت قائم ہوتیں اگر دو مہینے کے اندر اندر یا جتنا جلدی ممکن ہو سکتا تھا دونوں ایوانوں میں مجلس شوریٰ میں یہ proclamation پیش کر دیا جاتا اس سے جمہوری قدروں اور روایات کو چھیننے کا موقع ملتا۔ لیکن جو اصولی بات ہے وہ یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں دستور میں صدر صاحب کو دو مہینے کی میعاد جو دی گئی ہے۔ یہ discretionary power اس کو حاصل ہے۔ اس سے مزید اس کو حاصل نہیں ہے یہ چیک اینڈ بیلنس دستور میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہ اپنے طور پر اس میں مزید توسیع نہیں کر سکتا تو اس حوالے سے اس کو دیکھا جائے تو روایت کی حد تک یہ بہتر ہوتا کہ ایوان میں پیش کیا جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اختیارات کی بات ہے پاور کی بات ہے جیسے دستور نے واضح طور پر کچھ اختیارات ملک کے نظام کو چلانے کے لئے صدر یا وزیر اعظم یا صوبوں میں وزراء اعلیٰ کو یا گورنر کو دینے گے ہیں وہ واضح اختیارات ہیں اس حوالے سے میں دیکھتا ہوں تو breach of privilege نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے

مجھے بھی اس ذبیحہ میں اکاموڈیت کیا جناب والا میں نے اپنے دوستوں کی ہاؤس کے دونوں طرف کی تقاریر سنیں اور جس فن مہارت سے انہوں نے دلائل پیش کئے اس سے استفادہ کیا۔ بلکہ ایک طریقے سے "profession of Law" کے ساتھ کچھ دلچسپی بھی پیدا ہوگئی لیکن ساتھ ساتھ یہ سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ اس طرف اگر چل پڑوں تو وہ جو کہتے ہیں Riding on two horses at one time یا ایسا نہ ہو کہ اپنے محترم ڈاکٹر شیر انگن کی طرح قانون کا سبق بھی حاصل کر کے پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہر وقت مباحثے کرتا رہوں۔

جناب والا ! میں اگر مگر چونکہ چنانچہ اور کلمے سیسی کولن میں نہیں پڑوں گا جی۔ بات صاف صاف ہے۔ جناب چونکہ میرا بھی اسی subject پر privilege موشن ہے۔ میں آپ کی اجازت سے وہی پڑھ کر سنا دوں گا اور پھر عرض کروں گا کہ اسے ایڈمٹ کیا جائے۔

Under the original Proclamation dated 25th February 1994, all powers of the Provincial Assembly shall be exercisable by , or under the authority of the Parliament. See 2(b) of the Proclamation.

The order dated 23.4.1994 of the President varies the Proclamation dated 25.2.1994 to the extent of suspending the Article 53 of the Constitution and thus suspending the functions of the Speaker. ____ But clause 2(b) of the original Proclamation was not amended/varied/rescinded ____ Therefore the powers of the Provincial Assembly were exercisable by the Parliament alone. ____ Therefore during the presence of clause 2(b) of the Proclamation. The President, could not direct the Governor or the Governor could not summon the Provincial Assembly for any business whatsoever. ____ The powers of the Provincial Assembly could only be exercised by or under the authority of the Parliament.

II. The summoning of the session of the Governor amounts to breach of Privilege of the Parliament ____ as it amounts to illegal exercise of encroaching upon the powers of the Parliament ---- because the powers could only be exercised by or under the authority of the Parliament.

The summoning of the session --- not being under the authority of the Parliament amounts to encroachment upon powers of the Parliament and this is breach of privilege.

جناب والا! اس کا بھی میں نے پریولج موشن دیا تھا اسی کے ساتھ connected ہے

جی۔

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ جی منظور گنجی صاحب۔

جناب منظور احمد گنجی۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب والا! یہ دو دن کی debate کے بعد

ان کو کیسے اس کا خیال آیا؟

جناب چیئرمین۔ نہیں I am taking another privilege motion وہ کہہ رہے

تھے کہ میری تقریر کا حصہ سمجھا جانے۔

جناب منظور احمد گنجی۔ نہیں یہ تقریر کا حصہ نہیں ہے یہ he is reading a

privilege motion

جناب چیئرمین۔ یہ صحیح کہہ رہے ہیں جی۔

جناب منظور احمد گنجی۔ نہیں تقریر تو نہیں ہے This is a privilege motion

ڈاکٹر محمد ریحان۔ نہیں میں نے کل place کیا تھا تو چیئرمین نے فرمایا تھا کہ جب یہ

آنے کا تو ----

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ اصولی طور پر صحیح کہہ رہے ہیں کہ جو اس وقت issue

ہے وہ یہی ہے کہ جی یہ privilege بنتا ہے کہ نہیں؟ اس پر اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں

تو کہہ دیں otherwise جو آپ کی arguments ہیں وہ ----

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا! میں عرض کروں گا میں نے اپنے دوستوں کی باتیں

سنیں ایک صاحب نے کہا تھا کہ جناب ہمارا کیا تعلق ہے پراونشل اسمبلی کے ساتھ؟

جناب والا۔ میں وکیل نہیں ہوں نہ میں یہ دعویٰ کروں گا کہ مجھے آئین پر عبور ہے۔ میں

تو محض ادنیٰ سا طالب علم ہوں۔ جناب والا! اگر ایک صوبے کے لوگ ووٹ دیتے ہیں اور اس

صوبے کے ان ووٹروں کے حقوق چھینے جاتے ہیں تو سینٹ کا یہ حق بنتا ہے کہ اس کے متعلق آواز اٹھانے - ایک صاحب نے کہا جی کہ آپ courts میں لے جائیں - تو جناب نہ تو یہاں پر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے کہ کوئی کریمینل کورٹ میں جانے یا سول کورٹ میں چلا جانے - جناب والا - سیدھی سادی بات ہے کہ صدر آئین کے تحت اس بات کا پابند تھا کہ جو انہوں نے Proclamation جاری کیا اس کو دو مہینے کے اندر اندر ہاؤس کے سامنے رکھتے ، جمہوری روایات کی پاسداری کرنی چاہئے تھی ، کئی ملکوں میں تو جناب والا - تحریری آئین ہی نہیں ہے - وہاں پر لوگ روح کو دیکھتے ہیں ، traditions ہوتی ہیں - جمہوریت کو قائم کرنے کے لئے ، ان کو چاہئے تھا لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوا تو میں سمجھتا ہوں وہ پورے پارلیمنٹ کی جس میں قومی اسمبلی بھی شامل ہے اور یہ ہاؤس سینٹ بھی شامل ہے یہ open breach of privilege ہوگئی ہے - اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اسکو کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے - شکریہ !

جناب چیئرمین - جی جناب سہرتاج عزیز صاحب - You want to say something جی

جنرل سعید قادر صاحب -

Lt. Gen(Retd) Saeed Qadir: Mr. Chairman, For the last three days, we heard a lot about legal arguments which have been placed before this House. I am grateful to my friend, Senator Abdur Rahim Mandokhel and Mr. Makhdoom who is not here, for the moment towards raising of issues which are the basis of any democratic establishment and I would draw your attention to Emergency Provisions as is provided in the Constitution. I think, we are overlooking the fundamental issues which have been raised by the issuance of this "proclamation" and taking rest only on Article 234 (3) as was brought out by my friend, Mr. Abdur Rahim Mandokhel and Makhdoom Sahib, that if a Government which is democratically elected and established in the spirit of the Constitution, must be upheld high and above all other ideals. By this action which this Government has taken, I don't see that any step towards that has

been taken. And may I bring to your notice the very context of Article 234 which from Article 1 to Article 6 lays down all that has to be done. Then you can't even ignore Article 235 and Article 236, which are a part of the same provision which means that in the case this thing was thought of and the Attorney General or the legal experts the Law Ministry advised the President to take action and the President is supposed to take note of that advice which is given to him and if he finds that advice is not feasible he has the right under Article 48 to go back to the Cabinet or to the Prime Minister to ask them to reconsider and I fail to understand as to why each of those who are the advisors of the President, failed to go through each one of these articles. The issue before us is whether a breach of privilege has taken place or not. I submit to you that it has taken place and it has taken place because the Senate is a part of the Majlis-e-Shoora and if you take away the rights of the Majlis-e-Shoora, you have taken away the right of the Senate to debate an issue.

So, may I bring to your notice first of all Article 234 a&b. It says, assume to himself that after Proclamation and, of course, I would not argue over this issue on 'shall' or 'may', even in this very Article, it says that if the President, on receipt of a report from the Government of province is satisfied,--- the question of satisfaction was raised by my friend, a Senator here is the advice of the Prime Minister but he will make sure that the advice is reasonable and correct and that is why the President has right to go back under Article 48 that in case the advice may not be right, it may be reconsidered. After that, of course, he has no choice. So when the advice was given the President thought it was satisfactory advice so he issued the proclamation what does the proclamation require him to do? Assume to himself or direct the Governor of

the province to assume on behalf of the President all or any of the functions of the Government of the Province. And so on the second one which is (b) part, which directly concerns us in the Senate states that the powers of the Provincial Assembly shall be exercisable by, or under the authority of the Majlis-e-Shoora (Parliament)]. Now, at the time of proclamation he knew very well that powers of the Provincial Assembly are vested in the Parliament and this is the part of the Parliament. Therefore, if any right of the Parliament is disturbed it is a breach of privilege of the Parliament.

Now, come to the other issue. In this very Article 234 (5), which Senator Mandokhel pointed out very ably here, where it says, "it shall be competent (a) to Majlis-e-Shoora in joint sitting to confer on the President the powers to make laws...." Now, sir the question of time which has been raised repeatedly is that two months is not mandatory. When the proclamation was drafted the legal expert thought that it is the only Majlis-e-Shoora which can confer the powers on the President whether those powers are for 120 days or 180 days is not the issue. The issue is that the legal advisors must have thought of it that the powers to the President can only be conferred by the Majlis-e-Shoora through a joint session. Therefore, it was incumbent upon the advisors to advise the President and the Prime Minister that the Joint Session has to be called forthwith which they failed to do and they have been reading Article 234 (3) in exclusive jurisdiction.

I am not a legal man but common sense dictates that you cannot read any Article or sub-Article on its own.

It has very strong links and connotations with the other issues which have been raised in the Constitution. Therefore, I submit to you, Mr. Chairman,

again that under Article 234(5) it was incumbent on all those who made this advice that the joint session was required to be called immediately. There is a mandatory requirement of urgency in that. So, when you have these things laid down over here, when you are denying the rights to a House which is in existence to exercise its right, if a breach of privilege has not been created what else is being done? I ask you, that with all this expertise available to the Government, the Attorney General, the Law Minister, and the additional Counsel, none of them thought of these things, when the Proclamation was made. And they overlooked this aspect. And now we are debating over here whether it is mandatory to place before the House that within the period of two months or not. With these words, I would sum up that the breach of privilege has occurred and this should please be handed over to the committee to take further action. Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, we have had a very exhaustive debate on this privilege motion and in summing up, as a mover, I would only answer very briefly, the five questions that were listed in the beginning with one or two additional points to be added. But in terms of sequence, I would take your third question first, because that is the most basic question and that is whether this Proclamation had to be laid before the Parliament only if it required extension beyond two months or in any case.

Mr. Chairman: That is the crucial point.

Mr. Sartaj Aziz: In this point, the treasury benches have taken the line that this proclamation has to be laid before the Parliament only if it is to be extended beyond two months and not in other case. They do not stop there,

and they go beyond this and say it is not the President's duty to lay this Proclamation. In fact, "shall" can be read as "may" and it is to be submitted after two months, only for information. And then they go further and argue that the joint session has no power of dis-approval of such a Proclamation and even if such a resolution was to be passed. It will have no effect, at least, for the first two months. These are, Mr, Chairman, very unfortunate.....

Mr. Chairman: I think, they are not saying this.

Mr. Sartaj Aziz: Ch. Aitzaz has said that

Mr. Chairman: I just want to be clear. Mr. Law Minister, please listen to me, the way I am trying to put it, I want to understand this question. One argument can be that there is no consequence of disapproval. The second argument, as Sartaj Aziz Sahib has said that they have no power of dis-approval. Now, the power of dis-approval is that once a resolution is put to the House, either the House should say "yes" or "no". Supposing a resolution is put to the House, saying that this Proclamation by the President be approved. The House could either say "yes", in which case it will be approved or say "no" in which case, it will be disapproved.

(Interruption)

Mr. Chairman: I mean to say that when you will put the resolution for voting, then what will happen. Supposing the resolution is moved before the joint sitting that this Proclamation be approved

(Interruption)

جناب چئیرمین - نہیں ، نہیں ، کس طرح approval ہوتی ہے ؛ اسی طرح کہ ہاؤس میں put کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو اس کے حق میں ہیں کہیں "ہاں" اگر ہاں ہوگئی

تو approve ہو گیا، جو اس کے خلاف ہیں وہ "نہ" کہیں اگر نہ ہو گئی تو کیا ہوگا؟

جناب رفیق احمد شیخ۔ آئین بنانے والوں نے ----

جناب چیئرمین۔ آئین بنانے والوں کی بات بعد میں کریں۔ دیکھیں مجھے بتائیں کہ

approve تو ہو گئی ہے جب ہاں ہو گئی تو approve

ہو گیا تو فرض کریں کہ ہاں نہیں ہوتی تو پھر کیا ہوگا؟

Mr.. Rafiq Ahmad Sheikh : The House does not approve it. But this is not approval or disapproval. The approval or disapproval are legally quite distinguished terms.

جناب چیئرمین۔ دیکھیں دو چیزیں ہیں۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں کہ I want to be clear on this. دیکھیں دلیل یہ بھی بن سکتی ہے کہ جی ٹیک ہے اگر disapprove بھی ہو

جانے اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا

Mr. Rafiq Ahmad Sheikh : The House does not approve it. That is all.

Mr. Chairman: Ok, fine. So, you are saying it can disapprove it and that is all.

Syed Iqbal Haider: Any negative voting will be that it shall not be extended beyond two months. That will not affect its validity during the period of two months.

Mr. Chairman: I am not coming to that. What I am saying is that once you move a resolution

اور اس میں ووٹنگ کرتے ہیں تو پھر کیا اثر ہوگا؟

Syed Iqbal Haider: (Interruption) But its impact will be that it will

not be extendable beyond two months.

Mr. Chairman: Correct. So that is the other aspect.

یہی میں clear کرنا چاہتا ہوں ناں کہ inherent یا disapproval approval ہے۔

Next question is as the Law Minister has been arguing and the others have been arguing that regardless whether it is disapproved.

Mr. Sartaj Aziz: I don't agree with that and I will deal with that subject.

Mr. Chairman: No, I am just wanting to clear the issues.

Mr. Sartaj Aziz: Yes, that is a very fundamental issue and we don't agree with that.

Mr. Chairman: The next argument of the Law Minister is

کہ جی یہ ٹھیک ہے یہ approve ہو جائے گی یا disapprove ہو جائے گی لیکن اس کا فرق ہماری اس چیز پر نہیں پڑتا کہ اگر ہم extension نہ کرنا چاہیں تو پھر تو ضروری ہے لیکن otherwise finished, this is what they are saying.

Syed Iqbal Haider: It will remain valid for a period of two months.

Mr. Chairman: It will remain valid, your argument is that despite disapproval it will remain valid for two months.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Mr. Chairman, my submission is that this is not the proper way of looking at it. It shall cease to be enforced at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by a resolution of the joint sitting.

جناب چیئرمین۔ وہ تو آپ کی argument اپنی جگہ میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ یہ کہہ

رہے ہیں جی کہ extension کے لئے یہ ضروری ہے otherwise نہیں ہے۔ What I am trying

to tell is کہ جی آپ resolution put کریں گے تو اس کا کیا اثر ہوگا۔

What I am saying is that let us be very clear about what we are trying to say.

جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

Mr. Sartaj Aziz: So Mr. Chairman, my contention is about this interpretation that this does not have to be laid for two months and that even if it is disapproved it will have no impact for the first two months. These are very unfortunate implications with very grave implications for the constitutional and political scheme of things and the functioning of this system. Because we have progressed from a colonial to a democratic Constitution and if we fail to recognize the importance of this transition then we are jeopardizing the very democratic nature of the Constitution.

To illustrate this point Mr. Chairman, I will draw your attention to Section 93 of the Government of India Act, 1935. This was the provision under which the so called Governor Rule used to be imposed in undivided India. These are the forerunners of the provisions that we are now discussing :-

"If at any time the Governor of a Province is satisfied that a situation has arisen in which the Government of a Province cannot be carried on in accordance that the provision of this Act, he may by Proclamation declare that his functions to such an extent that may be specified in the provision be exercised by him in his discretion and assume to himself all or any of the powers vested in or exercisable by any" provincial" body or authority. And any such Proclamation may contain such incidental and consequential provisions as may appear to him to be necessary or desirable for giving effect to the objects of the Proclamation including provision for suspending in whole or in part the operation of any

provision of this Act relating to any provincial body or authority.

Provided that nothing in this sub-section shall authorize the Governors to assume to himself any of the powers vested in or exercisable by a High Court. Any such Proclamation may be revoked or varied by a subsequent Proclamation.

And sub Section (3) states .

"A Proclamation under this section shall be communicated forthwith to the Secretary of State and shall be laid by him before each House of Parliament. "

This of course refers to the British Parliament, but the word used is 'forthwith'.

"Unless it is a Proclamation revoking a previous Proclamation, it shall cease to operate at the expiration of six months."

And then it says :-

"If the Governor by a Proclamation under this Section assumes to himself any power of the Provincial legislation to make law any law made by him in the exercise of that power shall subject to the terms thereof continue to have effect until two years have lapsed from the date on to which Proclamation ceases to have effect."

And finally :-

"The functions of the Governor under this section shall be exercised by him in his discretion and no Proclamation shall be made by a Governor under this section without the concurrence of the Governor-General in his discretion."

Now this colonial provision for assuming functions of a "province" were basically exercised by the Governor under the authority of the Governor-General. The main difference that the 1973 Constitution made in making it more democratic was to super impose on the Governor's authority and's the jurisdiction of the joint session and only, as one of my colleagues pointed out, the administrative powers were delegated to the Governor. As far as the legislative power at the "provincial" level are concerned, they are transferred under 234(1)(b) to the Parliament. Now the treasury benches are pushing these provisions to the almost same level as we had in 1935 Act because it is being said, if the Government feels or the President feels that the Majlis-e-Shoora has to do certain thing, only then it will call upon it. Now, this assumption that the functions given to the Majlis-e-Shoora under the Constitution will be exercised by them only if the President or the Government wants it to exercise them, is the very negation of the sovereignty, of Parliament. It is for the Parliament itself to decide how and in what form it will exercise that particular function. I will go beyond this Mr. Chairman and say that this is not just the routine function of authorizing some expenditure if in that period it becomes necessary but the political judgement if at any time the Federal Government is acting in a manner in which it is either jeopardising the principle of provincial autonomy or acting in any manner which defies the spirit of the Constitution. There is an opportunity for a political assessment and supervision of that particular action. Now to deny that particular right to the Parliament is, I think, the fundamental question, that this House has to address. Because I feel that unless this particular function of the Parliament is to be exercised and in this connection I will draw attention to the Parliament Joint

Sitting Rules, which must be read alongwith the Constitution. I am reading Rule 55," whenever such a proclamation is issued by the Parliament any member may move a resolution for the approval and extension of the proclamation". Now when a resolution of approval is made then they can discuss the implications of Proclamation and decide whether to approve or disapprove it and here Mr. Chairman, I think, the language is quite clear and I think this point has been made by one or two members but has not been linked to the question that you are just asking and that is that the resolution of approval is different from the resolution of extension. So, to imply that if it is disapproved it does not mean extension.

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider Sahib, you will argue on this. I think, this is very much clear that there are two resolutions which are envisaged under Article 234. For approval first resolution; then a second resolution of extension.

Mr. Rafiq Ahmad Sheikh : Sir, a third situation is also there and that would be that Government does not come with a motion of approval then it ceases to have effect after two months.

Mr. Chairman: A proclamation issued under this Article shall be laid before a Joint Sitting and shall cease to be enforced at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by a resolution of the joint sitting and may by alike resolution, that means similar resolution, be further extended.

تو دو resolutions ہو گئیں۔

First resolution of approval and may by like resolution, like

کا مطلب ہوتا ہے similar resolution be extended اور اس کا logic بھی نظر آتا ہے کہ extension سے پہلے آپ نے جو پہلا کام کیا ہے وہ approve کروا لیں۔ پھر second issue آتا ہے کہ اب آپ مزید extension چاہتے ہیں۔ This appears to be the logical reading of Article 234 . کہ دو resolutions envisaged ہیں for extension . approval کا پھر extension اگر suppose پہلا ہی approve نہیں ہوتا تو second سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر ہاؤس approve کر دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ اب تک تو جو آپ نے کیا ہے وہ صحیح کیا ہے لیکن further extension کی اجازت ہم دیتے ہیں یا نہیں دیتے۔ وہ دوبارہ ہاؤس کے پاس مسئلہ آ جاتا ہے۔ تو یہ ذرا سوچ لیں because these are the issues on which I would like to have your assistance.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جناب چیئرمین یہ صورتحال درپیش ہوتی کہ اس دو مہینے کے درمیان یہ ضروری ہے کہ call کی جانے اور اس کی approval اور disapproval ہو جاتی تو ساتھ یہ جو ایک فقرہ لکھا ہوا ہے کہ دو مہینے کے بعد یہ خود بخود ختم ہو جاتی، اس کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔

جناب چیئرمین - نہیں جی وہ ایک علیحدہ situation ہے۔ we are not looking into that situation where the "government wants extension".

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - نہیں سر اس میں اس کی constitutional life دی ہوئی ہے، اس کو کوئی بھی نہیں مار سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - نہیں ڈاکٹر صاحب ہم اس situation پر غور کر رہے ہیں کہ اگر حکومت چاہتی ہے کہ اس کو دو مہینے سے بڑھایا جائے تو پھر اس کا کیا procedure ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - تو پھر وہ function شروع ہو گا جو like resolution ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - نہیں تو اس سے آپ agree کرتے ہیں کہ اگر extension ضروری ہے تو پھر دو ریزولوشن ہوں گے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب چیئرمین جب extension ضروری ہے تو سر اس کے بارے میں چھ ماہ ہیں۔

جناب چیئرمین - نہیں چھ ماہ تو آگے لکے ہوئے ہیں ناں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - نہیں سر اسی میں لکھا ہوا ہے ناں۔ یہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔

جناب چیئرمین - نہیں میں آپ سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ آپ کے خیال کے مطابق اگر حکومت یہ فیصد کرے کہ جی ہم نے extension کرنی ہے دو مہینے سے آگے بھی چلانا ہے، تو اس کے لئے کیا procedure ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - اس کے لئے پھر دوبارہ اس کا ریزولوشن لانا پڑے گا، اور پھر اس کی approval یعنی ہو گی۔

جناب چیئرمین - کیا آپ اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ دو ریزولوشن ہوں گے، یا ایک ہو گا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - ایک پہلے حصے کے لئے ہو گا، اگر چھ ماہ کے لئے ---
 -- یہ تین حصوں پر مشتمل بات ہے، چھ ماہ کٹ ہوئے ہیں کہ چھ ماہ سے زائد نہیں ہو گی، اب دو دو ماہ کے لئے انہوں نے prescribe کیا ہے یہ prescription ہے کہ دو دو ماہ کے لئے۔ پہلے دو ماہ کے لئے جو "proclamation" ہے اور اس کے ساتھ اس نے یہ فقرہ درج کیا ہے constitution maker نے کہ دو ماہ کی اس کی قدرتی مدت ہے جو صدر کرے گا، اب دو ماہ اگلے جو ہم نے لینے ہیں تو اس کے لئے ایک ریزولوشن پاسینے، اور اگر پھر دو ماہ ہم نے لینے ہیں چونکہ اگلی ---

جناب چیئرمین - سوال اس وقت میں یہ raise کر رہا ہوں کہ اگر حکومت یہ فیصد کرے کہ ہمیں چار ماہ چاہئیں تو اس کے لئے دو ریزولوشن ----

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - نہیں دو ماہ کے لئے کرے گا، جب اس کے لئے ہو گا تو پھر نیا ریزولوشن لانا پڑے گا۔

جناب چیئرمین - نہیں میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جب نیا ریزولوشن لانا پڑے گا تو پہلے دو

ماہ کو approve کرنا پڑے گا کہ نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - نہیں جی۔

جناب چیئرمین - آپ کے خیال میں نہیں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No. After two months it does not require anything except to lay this whenever the joint sitting.....

اب سر اس میں دوسرا ایک پوائنٹ انہوں نے دیا ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین - تو پھر like resolution کا کیا معنی نکلتا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - سر میں ابھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ ذرا سننے کی کوشش فرمائیں، کہ چھ ماہ میں اور ان میں سے تین gaps ہیں، دو ماہ کا پہلا، دو ماہ کا دوسرا، دو ماہ کا تیسرا، اب اس میں prescription دیا ہے، کہ اسی لئے تو دو ماہ natural اس کی life دے دی ہے کہ جو "proclamation" صدر دے گا اس کی دو ماہ کی قدرتی مدت ہے، اس میں صرف ایک requirement ہے کہ جب کبھی جوائنٹ سٹنگ ہو گی تو اس کو وہاں lay کرنا پڑے گا۔ اب دوسرے دو ماہ جو چار ماہ بن جائیں گے اس کے لئے ایک ریزولوشن درکار ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین - یعنی آپ کے مطابق صرف ایک ریزولوشن کافی ہے، فرض کریں کہ چھ ماہ، نہیں چھ ماہ کا مسئلہ تو بعد میں آنے گا ناں، میں آپ سے کہہ رہا ہوں کہ ایک ایسی situation envisage کریں کہ جہاں حکومت یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہم نے دو ماہ کے بعد extend کرنا ہے، اس کے لئے کیا طریقہ ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - دو ماہ کے بعد کرنا ہو گا تو پھر ریزولوشن لائیں گے،

وہ دو ماہ کے اندر۔۔۔۔

جناب چیئرمین - وہ ریزولوشن کب آنے گا؟ ان دو مہینوں کے اندر اندر آنے گا ناں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی - جی ہاں ان دو مہینوں کے اندر آنے گا۔

جناب چیئرمین - اچھا اس میں دو ریزولوشن ہوں گے یا ایک ہو گا۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی - ایک ہو گا۔

جناب چیئرمین - تو پھر like resolution کیوں لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر افغن خان نیازی - like کا مطلب یہ ہے کہ آئے explain ہوا ہے

phenomenon over three parts یہ نوٹل اس کے بارے میں دیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین - جی پہلے یہ ختم کر لیں ناں جی۔

Mr. Muhammad Rafiq Sheikh: I would like to add something to this that it does not mean that this would be every time for two months. If the Government thinks that the matter would be over within ten days then they may extend it to ten days then to another ten days, then after two months they can bring another resolution and they can go upto a period of six months.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, as I was saying, it says, "shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by a resolution of the joint sitting." Let us stop here. Under Rule 15 (5) of the joint sitting Rules. It says, "Any member may move a resolution for the approval or extension of a Proclamation. So, the rules also distinguish two different categories. It is implied, Therefore, supposing a member instead of approval moves a resolution for disapproval of the motion, these rules do not prevent that and, therefore, if you re-read this again, it shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of this period a resolution of disapproval has been passed. In other words if a resolution of disapproval is passed it shall cease to be in operation as soon as the resolution is passed. Because the word approval implies disapproval. So, therefore, and of course the third situation is that it has to be

extended provided that first two months have expired then another resolution for extension not beyond six months is required. Therefore, this particular provision that it should be laid is particularly important and this argument that it has to be presented only when it has to be extended beyond two months is belied by these two factors: (1) that the resolution of approval is separate from the resolution for extension and (2) the rules also distinguish the two different resolutions and approval implicitly implies if the Parliament cannot be forced to approve you cannot expect the Parliament to be a rubber stamp just because of its approval. It is a sovereign body and if majority of membership wants to disapprove a resolution, it would stand disapproved. Now, the question arises what are the consequences? I think, this contention that it will continue for 2 months, in any case even if a resolution of disapproval is passed is not borne by these words unless before the expiration. In other words, there is a contingency that something has happened, namely, a disapproval resolution is passed, it can cease to operate even before two months have expired.

Now, to say that a resolution passed by the joint session of Parliament will have no effect to undo the Proclamation issued by the President in the greatest traversity on our Constitutional scheme to even remotely imply such an interpretation. Because there are many things in the Constitution which may not be spelt out clearly. Sometime they are implied, some time they are governed by tradition. I will quote Article 82 of the Constitution where it says: "National Assembly may either pass a demand for grant which is presented to it or may pass it for a reduced amount or to assent to any demand subject to a reduction of the amount specified therein". It is a well established Parliamentary practice and tradition that if a cut motion is carried, the Government has to

resign. Although the Constitution says that you may approve a demand with reduction but it is a well known tradition and in other countries it has happened, it means no confidence against the Government if a cut motion is carried. The Constitution does not say that but the tradition is well established that such a resolution, if passed by the joint session, will be a very major indictment to the President and the Government and the Cabinet or the Prime Minister who advise him to issue such a Proclamation. Therefore, the interpretation as Mr. Yahya Bakhtiar said that this would be not only that the Proclamation will either cease to exist or will have to be revoked forthwith but it will also be a declaration of no confidence against the Government and the President.

Mr. Rafiq Ahmad Sheikh: By joint session.

Mr. Sartaj Aziz: I am referring to eventuality that if it arises, the Government will be morally duty bound to resign at that point. Because on such a major issue as taking over the administration of a Province, the judgement of the President that a situation has arisen etc. etc. has not been accepted by the highest sovereign body in the country. If their interpretation is accepted then the President's sovereignty or powers of discretion go far beyond Parliaments. The very democratic nature of this Constitution is based on the premise that Parliament is sovereign, it is the supreme authority and can override all other authorities in accordance with this Constitution. So, therefore, Mr. Chairman, on the first point, it is very clear from the wording of the Constitution that by looking at the history and the transition we have made to a democratic Constitution and this Proclamation must be laid before the Parliament at the earliest. A question has been raised that a time limit is not provided. Nor it has

been provided in the case of Ordinances but there are rulings, your and your predecessors rulings that the Ordinances must be laid at earliest . In fact it has your point of order which the previous Chairman upheld that these Ordinances have not been laid on the floor of the House at the earliest and since the power of disapproval is implied that if there is any doubt whether the interpretation should go this way or that way, it is the duty of this House to interpret it in favour of a stronger role for the Parliament and not a weaker role for the Parliament. Because we are here to defend the role of the Parliament and not to weaken it. Otherwise, we are pushing our Constitution towards the Government of India Act, 1935 which we left behind in 1947 and it will be a tragedy if, for political expediency for short term political objectives, we were to go in favour of a more conventional and non-democratic and colonial kind of interpretation of this Constitution.

Now, Mr. Chairman, I take up your second point and that is, does the Parliament have any privileges beyond those laid down in Article 66? And does our constitutional right mean a breach of privilege? Here, I think, one of my colleagues has pointed out very forcefully that the basic privilege and fundamental right of this House is to perform its constitutional functions. The most basic duty and privilege of this House is to perform the functions given to it under the Constitution. All others are incidental or enabling privileges - freedom of speech etc, to enable it to perform those functions. Now if any thing is done to prevent the Parliament from performing those basic functions which the Constitution has given to it, for example under Article 234(2), to exercise the powers of Provincial Assembly. Then under para (5) of 234, the powers are clearly given to confer any powers of legislation or to adopt

anything else. Now, if it is prevented from performing these functions then what other breach of privilege can be greater? How can an argument be made that you have the freedom of speech but you can't perform your fundamental functions. I think, this is turning the argument on its head and, therefore, the manner in which these provisions of the Constitution are interpreted that for two months you don't convene the joint session, you allow the things to lapse and as our experience shows very well, the new Proclamation which was issued two days before its expiration, it is a subjudice matter but according to our contention is full of many illegal and unconstitutional elements. Supposing for the sake of argument that the courts were to hold our submission in order and say that these actions were not legal or constitutional and the removal of the Speaker was not constitutional, irreparable damage would have been caused to the system. But if the Parliament had met, it is quite conceivable that many of these things which are now going to court and which take so long to decide, would not have happened.

I think, Mr. Chairman, only if we are in a position to allow the Parliament to function properly and according to the Constitution, we will solve political problems where they belong, namely in the Parliament and not push them to the courts. Repeatedly, we are doing this because we are not using the Parliament sufficiently actively to achieve that result and also, if their interpretation is taken, they are talking of a passive Parliament. When they want they call them and ask them to rubber stamp any Bill or activity that they want. We are talking of a dynamic Parliament, which is sensitive to all the issues and to decide whether certain actions are right. Of course, if they have the majority, they can still get its approval. But, at least the opposition would

have a chance to air broader political implications of any such action. Otherwise there is no difference between a Colonial Governor and the present Governor. So, therefore, Mr. Chairman, I think that by not submitting this particular proclamation to the joint session of the Parliament, the Parliament has been prevented from performing its Constitutional functions and therefore, there is no breach of privilege. That is regrettable and obviously, intervention by the Senate is the only possibility because we cannot requisition the joint sitting to be able to raise these issues.

And your final point, Mr. Chairman, was, whether subjudice matter can be discussed? This has already been mentioned. I will only briefly quote Kaul on page 913 which clearly states that the rule of subjudice has no application in privileges' matters. It is very clearly mentioned. Two additional points were mentioned in addition to these five, One Barrister Kamal Azfar mentioned that in my opening statement, I referred to that part of the Supreme Court judgement in which the proclamation had exceeded the jurisdiction and did not mention that the proclamation was held to be in order. At least I have not seen any such judgement. I quoted the entire short orders that were available. The detailed judgement is not yet available. As far as I am aware, they have not pronounced on this point, presumably because the proclamation was then expiring in two days, any way. Of course, the media at that time, I don't know, on what basis projected this heading that the proclamation was held to be in order. But at least I have not seen any such judgement of the court. I will be very grateful if my colleague will show me a copy of any clear cut statement from the Supreme Court that the original proclamation was in order and in accordance with the Constitution. In conclusion, Mr. Chairman, I would also point out that

although many Members have said that we have spent three days on this Motion. But Mr. Chairman we are discussing some thing very fundamental and that is the role, function and sovereignty of Parliament and I cannot think of any other topic which is more important. If we have to safeguard our democratic system, if we have to safeguard the role of this Parliament and we have to solve our political and Constitutional problems in accordance with the provisions of this book, then I do therefore, submit Mr. Chairman, that this privilege motion be admitted and be referred to the Privileges Committee for further necessary action.

Mr. Chairman: Law Minister.

Syed Iqbal Haider: Sir, may I just humbly submit that in the first place instead of now submitting detailed arguments, I will and all the questions that the Chairman may have or other questions that have been raised, may be put after I have concluded submissions of my propositions. Sir, in the first place, it is absolutely clear that the laying of the proclamation is on the condition and for the purpose only if the proclamation is required to be extended beyond the period of two months and not otherwise at all. The whole provision is, as a whole has to be read and not in parts. No.2 proposition, that if for the sake of arguments, only, I without admitting the allegations, that the first line of Article 234(3) has to be read independently, then it has to be read in comparison with Article 232 (7) that provides, Sir, then that, it is only directory and not mandatory. That is my submission. Article 237 is a very pertinent article when the legislature or the makers of the Constitution intended. It is absolutely clear that the name of the Proclamation is on the condition and for the purpose only if the Proclamation is required to be extended beyond the period of two months

and not otherwise at all

The whole provision is as a whole to be read and not in part. No.2 proposition that if for argument's sake only without admitting the allegation that the first line of Article 234 has to be read independently then it has to be read in comparison with Article 232 (7) that provides, Sir, then it is only directory and not mandatory that is my submission. Article 237 is a very pertinent Article when the legislature or the maker of the Constitution intended that this Proclamation must be laid as a mandatory duty then the wording is quite categorical under sub-Article 7 that a Proclamation of Emergency shall be laid before a joint sitting which shall be summoned by the President to meet within 30 days of the Proclamation, which shall be summoned by the President, and the time period has also been specified within 30 days of the Proclamation so when the object was that it has to be laid in any event then the wording of the Article 232(7), have made it very very explicitly clear. Whereas Article 234, (3), says a Proclamation does not contain any such body at all and that is a distinction not only in these two Articles but also in the Rules. The Parliament joint sitting Rules of 1973 also confirms my point of view. Then the requirements of the two Articles are altogether different. They are in not consonance, or similar to each other and for that reason, Sir, it is not at all to be laid if the Proclamation is not going to be extended. Only in connection with the extension of Proclamation it would be required. Now, while dealing with these comparing Articles, to save time, I will also refer to Rule 14 of the Joint Session Rule. A separate Rule has been provided under the Joint Sitting Rules. Rule 14 says, Sir, a Proclamation of Emergency issued under Clause -1 of Article 232 and order made under Clause - 2 of Article 233 and a Proclamation issued under Clause-1 of Article 235 shall

be laid on the table under Clause 7 of Article 232, Clause 3 of Article 233 or Clause 4 of Article 235, as the case may be. My contention is that reference Article 234 has been deliberately and expressly omitted from this Rule. Now, when you read Rule 15, Sir, the language of Rule 15 is altogether different in the same manner as the language of Article 234 (3) is different. Rule 15 says, what does it say there is no mention that the Proclamation shall be laid. Let me recall the first word. A Proclamation of the Emergency issued shall be laid on the table here, there is no such word. It says -- Rule 15 says any member Sub-Rule [1] my honourable member has referred to only one of the Sub-Rule. Now, the entire Rule 15 must be examined before drawing the logical interpretation of the object and purposes. Any member may move a Resolution for the issuance of a Proclamation under Clause - 1 of Article 234 after giving 7 days notice of his intention to do so. Any Member may issue or may move a Resolution for issuance of a Proclamation, not laying of a Proclamation. One.

No. 2 the second objective where more notices than one are given under sub-Rule in respect of the same Province, the Resolution shall be taken up in the order in which their notices have been received. Sub-Rule (3) says that if a Resolution for issuance of a Proclamation in respect of a Province is passed the other Resolution shall lapse. When you move to Sub-Rule 4, Sir, a Proclamation under Clause -1 of Article 234, shall be laid on the table under clause (1) of Article 232 and orders made under clause (2) of Article 233 and the Proclamation issued under clause (1) of Article 235 shall be laid on the table under clause (7) of Article 232 clause (3) of Article 233 or clause (4) of Article 235, as the case may be.

My contention is that reference of Article 234 has been deliberately

and expressly omitted from this rule. Now, when you read Rule 15 Sir, the language of Rule 15 is altogether different in the same manner as the language of Article 234 (3) is different. There is no provision that the Proclamation shall be laid. Let me call the first word, a Proclamation of Emergency shall be laid on the table here, there is no such word. Rule 15 (1) says: Any member, my honourable friend has referred to only (1) of the sub rule. Now, the entire Rule 15 must be examined before drawing the logical interpretation of the objects and purposes. Any Member may move a Resolution for the issuance of Proclamation under clause (1) of Article 234 after giving 7 days notice of his intention to do so. Any member may move a Resolution for issuance of a proclamation. Not laying of a proclamation one. No.2 the second point is where more than one notices are given under the sub-rule (2) in respect of the same proclamation the Resolutions shall be taken in the order in which their notice have been received. Sub rule (3) says, that if a Resolution approving of a Proclamation in respect of a Province is passed all other Resolutions shall lapse. That if a Resolution is passed then all other lapse but when you move to sub rule (4) Sir, a proclamation issued under clause (1) of Article 234 shall be laid on the table under clause (3) of that Article and any member, a Proclamation issued under sub clause (1) of Article 234 shall be laid on the table under clause (3) of that Article. Now, if that is also in pursuance of that, you can't say that the sub rule (1) of Rule 15 is separate and sub- rule (3) and sub- rule (4) are separate. No, it provides for an eventuality when a Proclamation is issued on the basis of a Resolution moved by a member and not otherwise. This is my proposition that the entire sub-rule deals with a situation which is not started by the President of Pakistan, it deals with situation where the proclamation is issued

after the passing of a Resolution in the House. That is if these are two different scenarios and two different eventualities. So the mere reliance on sub-rule (5) which I will read in complete to my honourable member does not treat the whole Rule 5, sub-rule (5) of Rule 15. Any member may move a Resolution for approval of or extension of a Proclamation under clause (3) of Article 234 after giving 7 days notice of his intention to do so. This was the only sub-rule (5) which relied upon by the honourable member and not the whole rule. This again confirms my point of view that the moving of a Resolution will only, I read. Sir, this is only in a situation which deals specifically for a proclamation issued in pursuance of a Resolution already passed. And only in case of an extension, the further approval is required and not otherwise. This is clear otherwise had the objective been, then the reference of Article 234 would have appeared in rule 14. Rule 14 has referred to several articles. It refers to Article 232, it refers to Proclamation under Article 233, it refers to Proclamation under Article 235 but it eliminates and avoids reference on Article 234 merely because the two different eventualities and situations have been envisaged under the Constitution and they should not be mixed together. And this is my basic argument and this is the first time in the history of Pakistan that a Proclamation issued under Article 234 has been revoked within the period of 2 months. It has been revoked, it didn't lapse, it has been revoked on the last day. And there was no need for any extension, never before any Proclamation issued under these emergency powers, has been revoked because we do respect the right of the elected Government and our government earnestly desires, as effort were not to allow the use of the emergency powers for a minute longer than was necessary. Though there were few more hours available for retaining that

proclamation but we did not like to use those emergency powers. If we had not revoked the Proclamation, it would have lapsed after a few hours. This is my contention, Mr. Chairman. We have utmost respect and regard for the democratic norms and we have the highest respect for the Constitution. We

(interruption)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ایک زیادتی وہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے قانون کو اس طرح استعمال کیا۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب دکھیں بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے اپنا جو نقطہ نظر بیان کرنا تھا بڑے اچھے طریقے سے کیا۔ انہوں نے سنا۔ اب ان کو بات کر لینے دیں یہ ان کا نقطہ نظر ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب مہربانی کر کے تعریف رکھیں اب ان کو بات کر لینے دیں۔ آپ نے اتنا حوصلہ show کیا اب مزید بھی کریں۔

(مداخلت)

جناب شفقت محمود۔ فاضل ممبر جو آپ نے قوانین یا طریقہ کار بتایا اس کی پاسداری نہیں کر رہے تو باقی قوانین سے 'آپ کو اتنی محبت کہاں سے پیدا ہو گئی؟

جناب چیئرمین۔ نہیں کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں آپ disagree کریں۔ بات کر لینے دیں۔ جی۔

Syed Iqbal Haider: Sir, there is no question of ignoring or disregarding the supreme body that is called Parliament. I have a very comfortable majority in the National Assembly. Very comfortable majority and what will happen Sir? Why should have I avoided? Why are they imputing motives?

Mr. Chairman: The question is whether you have a comfortable majority or not. That is not relevant. The question is whether, the law requires you to place it.

اس پر آئیں ناں -

Syed Iqbal Haider: This is precisely what I am saying that, the Constitution provides two different categories of Proclamations. One under Article 232, and an other under Article 234. The rules for the joint sitting make a separate provision for a Proclamation under Article 234 and a separate provision for a Proclamation under Article 232, 233, 235. This is my contention and in view of these express and categorical separate provision the position of Proclamation under Article 232 should not be confused with the nature of Proclamation under Article 234, one. The second point was that it was assumed that it was not mandatory, it is directory, only without admitting it. Thirdly, first of all there is not even a direction if the Proclamation is supposed to expire with in wo months, that direction is only applicable when there is question of extension of the Proclamation.

Mr. Chairman: Do I take it?

کہ آپ کی argument یہ ہے کہ

if you do not have to, or you do not want to extend the Proclamation then there is no obligation to lay it.

Syed Iqbal Haider: Absolutely, my mind is absolutely clear and my intention is supported by the Rule 15. Rule 14 has different wordings and Rule 15, which relates to Article 234, has a totally different wording. It is not to be laid at all. That is my contention. Third, assuming that their allegation from

the opposition benches about violation of the Constitution has taken place. Then, Sir, the best, I am not talking of subjudice, no, I am not talking subjudice. It should not be confused this subjudice. I am saying that the best forum, the Constitutional forum for interpretation of an act of the President or of the Government whether it is ultra vires to the Constitution or not, is a competent court of law.

Mr. Chairman: So, supposing the court has no jurisdiction

بھر کیا کریں گے۔

Syed Iqbal Haider: No, one point the court always has a jurisdiction. They can determine whether any act was within the ambit of the power. The clauses relating to the exclusion of the jurisdiction have been interpreted several times that the court can see even that clause which oust their jurisdiction.

Mr. Chairman: No, the Proclamation itself is the jurisdiction. The Proclamation has not been vested with the courts. Then, what do you do?

Syed Iqbal Haider: (Contd.....) First of all court can determine even that issue....

جناب چیئر مین۔ - یعنی Constitution میں لکھا ہوا ہے۔

Syed Iqbal Haider: No, the court can determine even that issue that preliminary objection was raised. There was a difference of opinion. There were two opinions and even the fact whether the court has the jurisdiction is also the point to be determined by the court of law.

Mr. Chairman: It does not take prima facie mean. You see there is

a specific clause Article which says that the courts will have no jurisdiction. Does it not mean supporting the argument of Hamid Raza Gillani and others that the Parliament has been given jurisdiction and therefore the jurisdiction of the courts has been excluded.

Syed Iqbal Haider: No. Then you are trying to say that the whole institution of the Parliament is of courts.....

Mr.Chairman: I am trying to.....

Syed Iqbal Haider: If the Parliament assume.....
Because Parliament is the maker of the Constitution.

Mr.Chairman: You see, I am trying to find out why under Article 236 it has been mentioned that the validity of any Proclamation issued or order made under this part shall not be called in question in any court?

Syed Iqbal Haider: Yes. If it falls within the four corners of that Article.

جناب چیئرمین۔ اگلے دو پہلو نکلتے ہیں۔ ایک تو یہ جی کہ انہوں نے عدالت کے اختیار سے باہر کیا ہوا ہے اور اسکو کوئی نہیں پوچھ سکتا۔ دوسرا یہ ہے جی کہ عدالت کے اختیار سے اسے باہر نکالا ہوا ہے کیونکہ Parliament کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ اسے یہ Cabinet ایسی چیز ہے کہ Parliament کا اختیار برقرار رہے۔
I do not want anybody to answer

Syed Iqbal Haider: I will give simple answer. Here mention of that does not become that it has been invoked unless the language is in harmony with the provisions of the Article. Now you have referred to Article 236. A Proclamation issued under this part may be varied or revoked by subsequent Proclamation. (2) The validity of any Proclamation issued or order

made under this part the court can always has... its very categorical, the court has a jurisdiction to determine whether this Proclamation is within or under this part or not that jurisdiction they have but if it is within ...

Mr.Chairman: Then what is excluded?

Syed Iqbal Haider: If the power has been exercised in accordance with Article 234, then it cannot be questioned. The motives, the reasons, the justification anything else.

Mr.Chairman: But all these matters can be questioned in the Parliament.

جو چیز وہاں exclude کی گئی ہے یہاں صرف----

Syed Iqbal Haider: The Constitution does not say so. That will be usurping jurisdiction. The Constitution does not say so. That is a very very misconceived assumption that, with utmost respect I must say, you are trying to give the meaning that whatever is not written is within the.....

Mr.Chairman: You know,...

we must uphold the supremacy of Parliament. Now, argument یہ آئی ہیں کہ there are certain matters very, specific laws which exclude the jurisdiction of the courts. Now if you also exclude the jurisdiction of Parliament, then where do

Syed Iqbal Haider: There is no exclusion as long as the Proclamation of emergency has been issued in accordance with this part of the Constitution, then it cannot be called into question on its reason and justification. That is a totally different proposition but here is a case Sir, that the highest court of the country has upheld this Proclamation. All the nine

judges, every one of them, as laid on 20th of April, when it was due to expire at the mid night or between 24th and 25th April. It was upheld and confirmed by the honourable Supreme Court. Now, here is a situation, the two judges had disagreed only to the point that the decision was not maintainable. In view of the judgement.....

جناب چیئرمین۔ آڈر پیش کر دیں میں خود پڑھ لوں گا۔

Syed Iqbal Haider: I can present you a judgement tomorrow or whenever you like, Sir, that there is no two opinion. The Proclamation has been upheld, the consequences of the Proclamation has been specified.

جناب چیئرمین۔ I shall be grateful اگر آپ judgement مجھے بھیج دیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, with pleasure. No problem, and the consequences of the Proclamation have been specified with consequences...

-----اذان-----

Syed Iqbal Haider: I may conclude within...

جناب چیئرمین۔ اذان کے بعد۔

(Pause)

(The House reassembled after interval with Mr.Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair)

Mr. Chairman: Iqbal Haider Sahib, please.

Syed Iqbal Haider: Sir, the third point was, in any case it was supposed to be determined by a court of competent jurisdiction and, in this case, the highest court has already determined that the Proclamation as issued

by the President was Constitutionally valid and enforceable on the point that was added by the judgement was consequences after the lapse of the Proclamation. Now the thing which was objected to, was never mentioned in the Proclamation. The Proclamation is before you, Sir. The Proclamation never stated that after the expiry of the Proclamation, Mr. Sabir Shah's Government shall stand restored and or shall not stand restored. Proclamation itself, did not make any provision to that effect. The thing which was objected by the Supreme Court was never part of the Proclamation which is evident from the reading of the Proclamation. So, that objection is being misconstrued.

Mr. Chairman: Right.

Syed Iqbal Haider: Right. Now my 4th argument is, Sir, that assuming, I am not admitting any violation of the Constitution has been committed, assuming that they are charged for a moment, I accept to be true for the argument's sake that, yes, there was a violation of the Constitution. The violation of the Constitution or of the law does not necessarily result in the breach of privilege. That is my 4th argument. Why I say so? The privileges of the House have been specified which I have already submitted. Sir, under Rule 66 of the Rules of Business as well as on page 185 of Kaul.

Mr. Chairman: No. Then how would you interpret your oath to uphold the Constitution?

(Interruptions)

Mr. Chairman: No, you and I myself have taken the oath that we will uphold the Constitution. Then what does that mean?

Syed Iqbal Haider: It is a very pertinent question, I appreciate the

question. There are several orders of the Executives which are declared in numbers of thousands of cases ultra vires to the Constitution. That does not necessarily means subversion of the Constitution.

جناب چیئرمین - نہیں وہ تو علیحدہ بات ہے آپ کہہ رہے ہیں کہ اگر ایک

violation ہوئی۔ assumed this was

سید اقبال حیدر - تو وہ breach of privilege میں result نہیں کرتا۔

جناب چیئرمین - تو پھر as legislature ہماری کیا duty بنتی ہے - to uphold the

Constitution. یعنی uphold the Constitutional violation.

Syed Iqbal Haider: Sir, the consequences which flow from that violation do not prevent the working of the Constitution.

جناب چیئرمین، نہیں تو پھر ہم کیا کریں؟

Syed Iqbal Haider: What do you do when the court declares that certain acts of the Executive are ultra vires? You don't put to that.

Mr. Chairman: No, what I am saying is, if a matter comes to Parliament then the Law Minister should do some thing.

Syed Iqbal Haider: Sir, members can express their opinion but here is the situation visibly of breach of privilege, that is another thing and the violation of the Constitution on its own is another situation. Why I am attaching importance to that, because in this case this is a breach or violation of the Constitution, according to them. Their alleged violation of the Constitution did not result in any kind of breach of their privilege. Why the Parliament was at all disregarded? Why it is a mere laying of the Proclamation that is being complained? Merely it does not say that they will be able to disapprove it. No Sir

, when you lay, the wording between Article 89(2) and Article 234 (3) are totally different. They can move a resolution. The Constitution expressly provides, a provision that if an Ordinance is laid then the Members can move a resolution for disapproving it. Similarly under Article 232 (7) the consequences also follow immediately after laying of the Proclamation. In this case if their allegation is correct, that it has to be laid, the first sentence of Article 234 (3) has to be read independently, according to their allegation the alleged violation has taken place. Then there is no further step to be taken unless it is to be extended. Only in event of extension and there are no two opinions.

جناب چیئرمین۔ وہ بھی موقع بھی نہیں دیا۔

Syed Iqbal Haider: No, if it is extended, the occasion for extension.

Mr. Chairman: Who will extend it?

Syed Iqbal Haider: Sir, the extension has to be by the President and extension is first of all intended by the Government and if approved by the Parliament. My contention is, that since the Government had a clear decision, not to allow extension of the Proclamation, therefore this was not laid and under these facts and circumstances no prejudice has been caused to the House by not laying that Proclamation before this House. I move further Sir, my 5th argument is that as I just said, that the privileges have been categorically defined and I will just repeat it that I have already read from Kaul also and there is no privilege of this House which could be by stretch of any imagination, which could be deemed to, have been breached by the alleged non compliance with the requirement of the Constitution.

In the end Sir, I would humbly submit that as regard the respect and honour of the Parliament is concerned, absolutely it is supreme in our view and shall always be regarded as the supreme institution above all other institutions, may it be court, may it be Executive, may it be anybody in Pakistan. They are subservient to the Parliament, on the supremacy of the Parliament, that we have no doubt. So, we never disregard, but supremacy of the Parliament is determined in accordance with the Constitution and the Constitution provides for three separate wings of the State, three separate pillars of the State and each pillar has been assigned certain specified functions under the Constitution and allow those three pillars of Executive, Judiciary and Parliament for three separate wings of the State, three separate pillars of the State and each pillar has been assigned certain specified functions under the Constitution. Allow those three pillars of the Executive, Judiciary and Parliament to discharge their functions respectively in accordance with the Constitution and we should refrain from reading those provisions which are not especially provided in the Constitution. There is no merit in this privilege motion Sir, no violation of any privilege or any provision of the Constitution has taken place and this privilege motion deserved to be and should have been dismissed in the Chamber but still it has been discussed and I would humbly and earnestly request with all the force at my command that the Chairman may please dismiss it with the contempt that it deserves.

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Iqbal Haider I would like to draw your attention.

میں ذرا ایک دو چیزیں ان سے پوچھ لوں اپنا ذہن کھیر کرنے کے لئے کیونکہ جی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

Mr. Sartaj Aziz: Despite the fact that I caltrified that so far Supreme Court has issued only a short order of which a copy is before me and that only of four lines, "the court of majority of 7 to 2 is of the view that the Proclamation issued by the President to the extent it purport to declare the Chief Minister and his Cabinet shall cease to hold office beyond the period of currency of the Proclamation is an excess of the power conferred on the President under Article 234 of the Constitution". I have not seen any judgement where is it says that the Proclamation issued is legal, Constitutional etc, I don't know where from they misquoted the Supreme Court's judgement in this way I have not seen any such judgement. They should not give any statement attributing to the court which does not exist.

جناب چیئر مین۔ مجھے اس کی کاپی دے دیں میں خود پڑھ لوں گا۔

Mr. Sartaj Aziz: Secondly, the the Law Minister is referring to a para which is not there. This, I think, is not a very good reflection on the Law Minister. The Proclamation para/c 2-C (1) clearly says: "the Chief Minister and Provincial Ministers of that Province shall forthwith cease to hold office". That means they have been dismissed. The Law Minister himself is on record in the Newspaper by saying that when the Proclamation lapses the Chief Minister will not automatically get restored. The Assembly will decide who is the Cheif Minister. And now he is saying that this particular paragraph does not say that he will get revived.

جناب چیئر مین۔ مجھے آپ کاپی دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ میں دونوں آپ کو دے دیتا ہوں

But it is very sad that a Law Minister of the Parliament should first of all quote

incorrectly the Supreme Court's judgement then cast aspersions on the accuracy of the Supreme Court's judgement by saying that something does not exist which in fact does exist and finally I would say that on the one hand he says that they uphold the supremacy of Parliament and then says, they cannot disapprove, they cannot discuss this Proclamation. Parliament is supreme and no one can prescribe how it will deal this matter, it can question whether the Proclamation was based on the right of assessment, it can question the political judgement was right and now on the other hand he circumscribes the Parliament to make it a rubber stamp(Parliament) and then they say we respect its supremacy.

جناب چیئر مین۔ Thank you. جی شفقت محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mehmood : We take long objection to the aspersions being cast by Sartaj Aziz on the basis of reading of a judgement. It is going to open up a whole new situation. Are we going to sit here now and look at the Supreme Court's judgement and argue for three days as to what does the Supreme Court's judgement say? I think, we should confine ourselves on this fact that the newspapers of this country when they reported the decision of the Supreme Court, said that the presidential action has been up-held to be held. Now Mr. Sartaj Aziz, an honourable member feels that it has not been held this way. We feel, it has been held this way and we will go into another debate.

جناب چیئر مین۔ مجھے کاپی دے دیں میں پڑھ لوں گا۔

Mr. Shafqat Mehmood : So, I think let us not base argument in this way.

جناب چیئر مین۔ جی راشد صاحب۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: It is not a good parliamentary tradition to speak after the Law Minister has expressed his views but there are some points agitating the Chair's mind.

جناب چیئرمین - میں پہلے ان سے پوچھ لوں پھر میں آپ سے پوچھوں گا let me clarify my mind on certain issues under Rule 15(4) of the Joint Sitting Rules, it says; a "proclamation" issued under clause (1) of Article 234 shall be laid on the table under the philosophy of that Article لیں گے اس میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ extension کرائیں گے یا نہیں کرائیں گے۔

سید اقبال حیدر - اس کا مطلب آپ یہ پڑھیں sub-rule 4 آپ نے refer کیا ہے ناں۔ آپ اس سے پہلے sub-rule (3) پڑھ لیں۔

"If a resolution for issuance of Proclamation in respect of a Province is passed"

اب آپ اس سے پہلے سب رول (۲) پڑھ لیں 'If a resolution for issuance of a Proclamation in respect of a Province is passed.' یہ جب ریزولوشن pass ہوگا اس کے بعد جب Proclamation issue ہوگا اس کے بعد It shall be laid. میرا کہنا یہ ہے کیونکہ آپ (1) sub rule بھی پڑھیں۔

جناب چیئرمین - نہیں، نہیں وہ کہتے ہیں کہ A Proclamation issued under Clause one of Article 234 یعنی کوئی Proclamation جو issue ہوگا (1) clause under of Article 234 shall be laid on the table تو اس کے کیا معنی کریں گے؟

سید اقبال حیدر - آپ Sub Rule (4) پڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین - وہی پڑھ رہا ہوں۔

Syed Iqbal Haider: Sub rule(4) is part and parcel of Rule 15.

Mr. Chairman: It is but what I am saying is as to what does it mean? They say that a Proclamation issued under clause (1) of Article 234, shall

be laid on the table.

Syed Iqbal Haider: Sir, it provides for an eventuality When a Proclamation is issued in pursuance of a resolution passed on the joint sitting. It does not provide for an eventuality.

Mr. Chairman: But it does not say so. You are right that from 1 to 3, that it envisages also a Resolution passed by the joint sitting itself.

Syed Iqbal Haider: Not, that I have said this also. This Rule 15 is only relevant and applicabe when a Proclamation of Emergency under Article 234 is issued in pursuance of a Resolution first passed by the Parliament. Kindly read Rule 15(1). Any member may move a Resolution for issuance of a Proclamation. And then after that read it step by step.

بھروہ کہتے ہیں اگر ایک سے زیادہ ریزولوشن ہوں اور اگر ایک ریزولوشن pass ہو جائے تو باقی ختم ہو جاتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ... "if a Resolution is passed then all other" پھر چوتھا آتا ہے آپ چوتھے کو پہلے سے الگ کر کے نہیں پڑھ سکتے۔

جناب چیئرمین۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چوتھا جو آتا ہے وہ clearly یہ کہتا ہے ۲۳۳ کے تحت جو Proclamation issue ہوگا It does not say کہ وہ ریزولوشن جو ممبر کی ریزولوشن پر ہوگا یا وہ ریزولوشن جو ممبرز move کریں گے اس کا Proclamation ہوگا۔

Syed Iqbal Haider: Had it been mandatory, assuming that for argument's sake, your point is right. Then there was no need to exclude that reference for which, so many Articles have been given. Then it would have been Rule 14, an express provision exclude implied interpretation.

رول ۱۳ میں سارے Proclamation کا تذکرہ کھا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: I See. I got your point. Second question I want to ask you is that Rule 15(5) says, now take note of this, any member may move a

Resolution for the approval or extension of a Proclamation under clause (3), of Article 234. It means that even extension, about which you are saying that it is Government's right, any member can move that it may be extended.

یعنی سرتاج عزیز can move کہ extend کر دیا جائے حالات بڑے خراب ہیں، میں یہ رول پڑھ رہا ہوں اقبال حیدر صاحب آپ بھی پڑھ لیں کہ

"Any member may move a Resolution for approval or extension".

تو اگر آپ سیشن نہیں بلائیں گے تو ممبر کیسے extension کے لئے move کرے گا۔

جناب چیئرمین۔ اگر extension کے لئے آپ کہہ رہے ہیں۔ تو extension کے

لئے ضروری ہوتا ہے۔

(مداخت)

Mr. Chairman: Ok, fine. We will accept that for the time being. Supposing Sartaj Aziz wants an extension in this period of two months. The rules give him that right to move a Resolution for extension.

تو جب سیشن ہی نہیں ہوگا تو ممبر کیسے move کرے گا۔

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, the point is very simple. The whole rule pertains to those "proclamations" which are issued in pursuance of a prior resolution passed by Parliament and not to the Proclamation under 234. This is my precise contention that it was not intended to be laid. Had it been a mandatory provision for laying a Proclamation or merely even for two months then it would have been included in Rule 14, or it could have been an express provision.

Mr. Chairman: No, if you see Article 234, the extension is not by the President. It is not by a Proclamation. Extension is by a Resolution of a joint sitting.

Syed Iqbal Haider: No, for an extension Resolution of a Joint Sitting is a precondition I read it that way. The power to issue....

جناب چیئرمین - میں آپ کی توجہ اس طرف دلا رہا ہوں کہ یہ جو اختیار دیا گیا ہے extension کا یہ ہر ممبر کو دیا گیا ہے اور یہ right under Article 234 has been given not to the President but through the resolution of the joint sitting.

Syed Iqbal Haider: No, Sir, the resolution of the joint sitting.....

جناب چیئرمین - میں پڑھ دیتا ہوں آپ کو۔
سید اقبال حیدر - ہم ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔

Mr. Chairman: "A Proclamation issued under this Article shall be laid before a joint sitting and shall cease to be in force at the expiration of two months unless before the expiration of that period it has been approved by a resolution of the joint sitting and may be alike resolution be extended." Not by Proclamation.

resolution extend کرے گا اس کو۔

Syed Iqbal Haider: Sir, when the power of issuance, the meaning of the resolution extended is only a supportive meaning; the authority to issue the Proclamation lies still with the President. This is to be read that the President shall not extend the Proclamation because the basic power..... I draw your attention to Article 234(1) because it is the President who has the power to issue and extend, he can't exercise the extension without the approval of the

جناب چیئرمین - President کا پاور تو ہے ایکسٹینشن۔ کیسٹیشن۔

کی جو پاور ہے۔۔۔۔۔

Syed Iqbal Haider: But shall be extended does not mean that the

President shall not issue the Proclamation extending it.

Mr. Chairman: As I said we will have to understand what it means;

میں صرف language کی بات کر رہا ہوں۔

The third question I want to ask you is that under Rule 15(8) again it says that when by a Proclamation issued under Article 234 it has been declared that the powers of the Provincial Assembly are exercisable by or under the authority of Parliament any member may after giving three days notice of his intention to do so move that the powers may be conferred on the President to make laws with respect to any matter within legislative competence of the Provincial Assembly.

again یہ اختیار ممبر کو دیا گیا ہے کہ اگر آپ کی Proclamation آ جاتی ہے (1) 234 under then a member has been given the right to move that certain powers be conferred on the President or;

کہ joint sitting جو ہے وہ expenditure کرے یا جو بھی کرے، تو again the power is with the member.

Syed Iqbal Haider: Sir, the reference of any member is only made to avoid any technical and frivolous objection, only that particular Minister or that person may move, it is only intended for facilitating the passage of the power, it is not in that sense that it has to be, because in any case when the Government is represented anyone, so people do not take shelter under frivolous technical grounds that is why they have used the wording "any member", and not for any other purpose. That is one, Sir.

Secondly, I again repeat, this provides and covers for the eventuality of a Proclamation in the first place issued in pursuance of the resolution of the Parliament and not otherwise.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ راشدی صاحب آپ کچھ کہنا پناہ رہے تھے؟

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, firstly one question that was agitating the Chair's mind was that as the jurisdiction of the superior court's has been taken away under Article 236 it is the right of the Parliament to discuss it. My respectful submission is.....

Mr. Chairman: No, I am not saying it is,

کہ جی پارلیمنٹ کو جو اختیار دیا ہوا ہے اس لئے عدالتوں کو نکال دو بیچ میں سے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: No, the interpretation of the Constitution is the job of the superior courts and though under this sub-article clause (2) the validity of any Proclamation issued or order made under this part shall not be called in question in any court. Despite that this Proclamation was called in question.

جناب چیئرمین۔ یہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ ہمارا job نہیں ہے ہم نے بھی oath لی ہوئی ہے ناں۔

I take the same oath as the Chief Justice of the Supreme Court. You take the same oath as the.....

Mr. Hussain Shah Rashdi: May I respectfully submit Sir, that we have taken oath to defend the Constitution.

Mr. Chairman: He has done the something;

نچ نے بھی وہی oath لی ہے جو آپ نے لی ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ نہیں سر۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ -----

Mr. Chairman: To protect, preserve and defend the Constitution;

اس کی بھی oath وہی ہے، میری بھی وہی ہے، ملک صاحب کی بھی وہی ہے۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: May I respectfully submit that our sovereignty is subject to Constitution. Now for example the Constitution.....

Mr. Chairman: And sovereignty after Allah vests in the elected representatives.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Very true Sir, but then Constitution subscribes.

جناب چیئرمین - نہیں وہ مجھے بتائیں ناں Constitution میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ
we can't interpret the Constitution.

جناب حسین شاہ راشدی - نہیں کہیں نہیں لکھا ہے۔

This is exactly why we are doing this exercise, that they are interpreting in one way, we are interpreting in the other way. But my submission was that we are subject to the Constitution. Now, for example, the Constitution has specifically taken away the power of the Senate to discuss a Money Bill. We can not say here that, no, our sovereignty is affected, therefore, we should also discuss a Money Bill. The Constitution has taken away that power from us. Likewise in these provisions relating to Emergency Proclamations, the Constitution has conferred certain powers and taken away certain powers from the Parliament, for example as the Law Minister very ably argued that in Article 232, the Constitution specifically confers the right on the Parliament to discuss the Proclamation, to approve it, and the Constitution lays the time limit and also the functions that the joint sitting has to perform in relation to that particular proclamation. The very subsequent Article i.e. Article 233 (3) says that every Order made under this Article shall, as soon as may be, laid before a Joint

Sitting for approval. Now here, Mr. Chairman, you will see that the calling of the Joint Session has been left to the discretion of the President. In the previous Article it is mandatory.

Mr. Chairman: What do you say to this that the power of extension has been given to the joint sitting and not the President.

یہ ذرا پڑھ کے دیکھیں۔

Mr. Hussain Shah Rashdi: For extension, yes, I admit that power of extension lies with the joint sitting.

Mr. Chairman: That is what I wanted to say. If it lies with the joint sitting why do you deprive a member for asking further extension ?

Mr. Hussain Shah Rashdi: But if we want extension then we will place in that session.

Mr. Chairman: No, no, who are you? Let us say, a member, not if government, I am asking you as a member, supposing as a member, you feel

extension ہونی چاہیے آپ کہاں جائیں گے؟

جناب حسین شاہ راشدی۔ نہ جناب وہ extension پہلے دو مہینے ختم ہوں تو بعد میں آئے گی۔

جناب چیئرمین۔ وی ناں۔ supposing آپ یہ سمجھتے ہیں۔ دیکھیں صدر نے تو باری کر دیا۔ اب صدر کا اختیار نہیں ہے extend کرنے کا۔ اب یہ اختیار joint sitting کا ہے۔ joint sitting کا ایک ممبر سمجھتا ہے کہ extend ہونا چاہیے پھر کیا کریں گے آپ؟

Mr. Hussain Shah Rashdi: Sir, then, first we have to determine whether we want to extend it.

جناب چیئرمین۔ ہاں ہاں supposing ایک ممبر wants to extend it تو پھر وہ

کیا کرے گا because the rules give him that right that any Member may move for extension تو آپ کیا کریں گے؟

Mr. Hussain Shah Rashdi: Provided the joint sitting is called.

Mr. Chairman: So, that means the right of a member to ask for extension is defeated by somebody not calling a joint session. Anyhow, I think, we have enough of this. So, I reserve my ruling on this question, it is a very complicated question.

Syed Iqbal Haider: The interpretation of the Supreme Court is categorically specified under Article 184, 185 and 186 Sir. Even 185 is an appellate jurisdiction, 184 is the original jurisdiction with regard to fundamental rights to interpret the law and 186 is an advisory jurisdiction that if at any time the President considers that this is desirable to obtain the opinion of the Supreme Court on any question of law which he considers of the public importance, he may refer the question to the Supreme Court for consideration but in this case Sir, the jurisdiction of the Supreme Court has been invoked under Article 184. Your question was as to where it is written that the Supreme Court has the authority to interpret the Constitution.

جناب چیئرمین۔ ۱۸۴ میں کیا لکھا ہوا ہے؟

سید اقبال حیدر۔ اور ۱۸۴ میں filed already been the petition that -

جناب چیئرمین۔ نہیں where does it say کہ سپریم کورٹ کرے گا آپ نہیں کریں گے؟

Syed Iqbal Haider: No, it does not say that exclusive jurisdiction but it has always been held by all the courts.

Mr. Chairman: Then, we can also hold it.

یہی تو میں کہہ رہا ہوں ہمارا اختیار بھی تو ہے

to hold certain things.

Syed Iqbal Haider: And Sir, one thing that the oath does not mean that we must interfere in every violation of the Constitution. Let me tell you, if that logic is taken then this House will be inundated with thousands of Constitutional petitions that are normally filed in courts of law.

Mr. Chairman: So we conclude the hearing of this privilege motion. Ruling reserved

یہ بڑا مشکل معاملہ ہے جی۔ اب کیا کرنا ہے جی۔

سید اقبال حیدر - لیجلیشن جناب۔ مجھے لیڈر آف دی اپوزیشن نے آج اپنے پہلے دن اپنی ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے ایک غوجہری دی ہے کہ میں بھی ان سے co-operate ضرور کروں گا لیکن اگر لیجلیشن کو کل پہلی فرصت میں لے لیا جائے تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔

جناب چیئرمین - O.K. جی۔

The House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on

Tuesday, May 10, 1994]
